یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

	سالانہ	ششماہی
عام خریداران ممالک بیرون ہیں	دس شلنگ	چھ شلنگ
عام ہے	چھ روپے	تین روپے
طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق	چار روپے	اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔
نمونے کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔
مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کی جائیں گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

جلد ۶ | امرتسر ۲۶ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۳

امرتسر مطبوعہ ۲۶ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱۳

اردو ناگری

کے مسئلہ پر فریقین میں سے کسی ایک کی تائید براہین خواہ کیسی معقول و مضبوط ہوں۔ مگر محض اس امر سے کہ وہ تعلقدار فریق کی پیش کردہ ہیں۔ غیر تعلقدار پبلک کو انکی معقولیت کے فی الفور قایل ہو جانے میں بہت کچھ تامل ہو سکتا ہے اور یہی کیفیت غالباً گورنمنٹ کی ہوگی۔ بنابرین ایسی صورتوں میں کسی فریق کی دعوی کی مضبوطی و کمزوری کا زیادہ صحیح اندازہ ایسی آرا سے بآسانی ہو سکتا ہے جو نیوٹرل یعنے کسی طرح کا تعلق نہ رکھنے والی جماعتوں یا افراد کی ظاہر کی ہوں۔ یہ تسلیم کرنے سے غالباً کسیکو انکار نہیں ہوگا کہ اس مسئلہ کے متعلق ایسی رائے صرف یورپین باشندگان اور اینگلو انڈین اخبارات اور بالخصوص اُن اخبارات کی جو شمالی ہند میں شائع ہوتے ہیں ہو سکتی ہے۔ شمالی ہند میں صرف چار ممتاز اینگلو انڈین اخبار ہیں۔ پاؤنیر اودسول اینڈ ملٹری۔ مارننگ پوسٹ اور ڈیلی ٹیلیگراف۔ مارننگ پوسٹ کی بابت کوئی رائے دیکھنے کا ہمیں اتفاق نہیں ہوا۔ ڈیلی ٹیلیگراف شروع سے اس حکم کی سخت مخالفت کر رہا ہے۔ پاؤنیر ایک مرتبہ اس فیصلہ پر نیم ناپسندیدگی ظاہر کر چکا ہے۔ چوتھے اخبار سول نے اب حال میں اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ اور وہ بھی اس حکم کے مخالف ہے۔ وہ ایک طویل مضمون میں بملحت کفایت شعاری۔ انصاف اور رواج ہر پہلو سے اسی نامناسب کہا نیکے بعد اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ اس حکم کے نفاذ کا یہی نتیجہ نہیں ہوگا کہ مسلمانوں کے لئے روزگار کا دروازہ پہلے سے بھی تنگ ہو جائیگا بلکہ زبانوں کی دوعملی سے عدالتی کاروبار میں بھی سخت رکاوٹیں پیدا ہوتی رہینگی اور خرچ لازمی طور پر بڑھ جائے گا مزید برآں ہندو آبادی کی جمہور کو جنکی آسانی کیلئے ہی یہ حکم صادر کیا گیا ہے اس سے کچھ سہولت نہیں ہوگی اور فقط متوسط طبقہ کے اہل ہنود کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ یعنے وہ ناگری اور اردو دونوں میں مطلوبہ مہارت رکھنے کیوجہ سے عملہ کی تقریباً تمام اسامیوں پر متصرف ہو جائینگے فریق ثالث کے حصہ کثیر کی یہ منصفانہ رائیں غالب قیاس ہے کہ گورنمنٹ پر مناسب اثر پیدا کئے بغیر نہیں رہینگی اور سر انٹونی میکڈانل ایسے بیدار مغز حقیقی مدبر اور جھوٹی وضعداری سے کامل منتفر گورنر سے یہ توقع رکھنا ہرگز بیجا نہیں ہے کہ بالغلب وجوہ وہ خود ہی اس حکم کو منسوخ یا ترمیم کرنیسے دریغ نہیں فرمائینگے پاؤنیر نے اپنے اس مسئلہ کے متعلق جلسوں کی روئداد دیں وغیرہ اس بنا پر شائع کرنی بند کر دی ہیں کہ گورنمنٹ کو پبلک اور دو فریق کے خیالات و آرا اور دلائل و براہین کا کافی ذخیرہ آخری رائے قائم کرنیکے لئے جمع ہو گیا ہے وہ یہ نہیں دیکھیگی کہ جلسوں کی کثرت کسطرف ہے بلکہ دلائل کی معقولیت و مضبوطی پر غور کریگی پاؤنیر کی یہ دلیل ایک حد تک تو بیشک درست ہے لیکن بالکل صحیح نہیں۔ اگر مسلمان اس حکم پر عام ناراضگی کا اظہار نہ کرتے اور صرف اسپر کفایت کرتے کہ ایکدو مقامات میں چند اہل الرائے جمع ہو کر اس مسئلہ پر غور کرنیکے بعد اپنے دلائل گورنمنٹ کے حضور پیش کرتے تو بالغلب وجوہ نہ ملک کو اس مسئلہ کی طرف کچھ توجہ ہوتی۔ اور نہ گورنمنٹ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنیکی کچھ ضرورت دیکھتی مسلمانوں کا پاؤنیر کی اس رائے کو چنداں وقیع نہ سمجھکر تا وقتیکہ اپنے مدعا میں کامیابی حاصل نکریں اپنی کوششوں سے ہرگز دست بردار ہونا واجب نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ سر انٹونی اپنے فیصلہ میں کچھ ترمیم کرنیکی ضرورت نہ سمجھیں اور درینولا اگر مسلمانوں نے اس تحریک کو ایک دفعہ سرد پڑ جانے دیا تو پھر شاید ہی اسمیں تازہ روح پھونک سکیں۔

جرمنی سے قحط فنڈ کے لئے چار لاکھ کئی ہزار روپیہ وصول ہو گیا ہے مگر اس امداد اور جرمن قیصر کی تار بنام نواب اسٹر ائچ سے اس ملک کی مخالف انگلستان افراد و اخبارات کا غیظ و غضب کو سخت اشتعال مل گیا ہے۔ وہ خاصکر قیصر کے اس فقرہ سے نہایت برافروختہ ہو رہے ہیں کہ "آخر بھائی بھائی ہوتی ہیں" اور غیر غیر، انکا بیان ہے کہ ہمکو انگلستان سے کوئی تعلق یا ہمدردی نہیں اور نہ اسکے مقبوضہ ہندوستان سے۔ جنوبی جرمنی کے ایک بیرن نے یہاں تک بیباکی سے کام لیا کہ اس مضمون کا ایک خط براہ راست قیصر کو لکھدیا۔ اخبارات کا بیان ہے کہ ایسی گستاخی کی مثال جرمنی کی تمام گذشتہ تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ اسی امیر نے چند برس ہوئے جرمنی کی متوفی مدار المہام کونٹ کیپریوی کو ایک سخت تہدید آمیز خط لکھا تھا اور اسکی بنا پر اسپر مقدمہ بھی بنایا گیا تھا۔ جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ قیصر کا یہ فعل تمام قوم کو ناپسند ہے

اور گو وہ ازراہ مصلحت کیسا ہی ضروری کیوں نہ سمجھا گیا ہو جس قوم پر یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتی کہ انگلستان مفلس نہیں - وہ اپنی رعایا کو بچانیکے لئے کافی سے زیادہ دولت رکھتا ہے لیکن خوشی کا مقام ہے کہ قاعی شریف النفس اور نیک دل متمولین جرمنی ہوان زہر آلود اور انسانیت کا خون کرنے والی تحریروں سے کچھ اثر نہیں پڑا اور وہ فراخ حوصلگی کے ساتھ اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں -

---

سلطان المعظم کے ذاتی محکمہ ترجمہ - میں پچاس مترجم صرف غیر زبانوں کے اخبارات کے ترجمہ پر مامور ہیں دنیا کی کوئی زبان نہیں - جسکے اخبارات کا ترجمہ ہوتا ہو ان ترجموں کو سلطنت عثمانیہ کے متعلق تمام تحریروں کے ترجمہ کرنیکا خاص حکم ہے - جو ترجمہ یومیہ سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے - فرانس کے ایک سابق وزیر جنگ ایم ہارٹی نو نے فرانس کے ایک معزز ماہواری رسالہ میں سلطان المعظم کے متعلق ایک طویل مضمون تحریر کر کے معترضین کو دندان شکن جواب دیئے ہیں اور لکھا ہے کہ دنیا بھر میں اسوقت ایسا مخنتی - ایسا مدبر - ایسا باخبر اور صحیح النظر کوئی اور بادشاہ موجود نہیں ہے - فرانس کے سابق وزیر خارجیہ ہانوٹو کے مضمون اسلام کے متعلق سلطان مصری محب وطن مصطفے کامل کے اخبار اللواء اور المویدا اور دو سرے طرف ایک اور مصری یومیہ اخبار اہرام میں جسکا مالک ایک شامی عیسائی بکار انگلہ بادشاہ سخت خرچ چل گئی ہے - جو اخباری مناظرہ سے تجاوز کر کے ذاتیات تک پہنچگئی ہے - اور قوی احتمال ہو گیا ہے کہ مصطفے کامل پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دایر کر دیگا معلوم نہیں تکلہ کی عقل پر کیا پردہ پڑ گیا ہے وہ اس بحث کی وقت تک سلطنت عثمانیہ کا دلی خیر خواہ اور مسلمانوں کا ہر حال میں معاون رہا تھا -

---

زمینداروں کو ایک مفید مشورہ ہمعصر پنجاب آبزرور میں ایک نیکدل رعیت پرور یورپین حاکم ضلع - درختوں اور جنگلوں کی روز افزوں کمی کے مضر نتائج سے متاثر ہو کر ملک کے زمینداروں کو ان نتائج بد سے محفوظ رہنے کی یہ تدبیر بتاتے ہیں کہ وہ حتی الوسع درختوں کی پیداوار بڑھانے میں ساعی ہیں ورنہ درختوں اور جنگلوں کے فقدان سے ایندھن ہی نہایت گراں بلکہ عنقا نہیں ہو جائیگا - بلکہ بارشوں کی جدید بیقاعدگی دن بدن بڑھتی جائیگی - اس سچی ہمدردی کی جسنے صاحب ممدوح کو یہ مشورہ دینے کی تحریک کی قدر کرنا بلاشبہ کمینگی میں داخل ہوگا اور اسمیں بھی کلام نہیں کہ اگر اس صلاح پر زمیندار تا بامکان عمل پیرا ہونیکا عزم کر لیں تو انکی جماعت اور ملک کو قابل قدر فائدہ ہو سکتا ہے لیکن کسی امر کے مفید ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرور سہل العمل بھی ہوگا - اول یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا جس امر کی شکایت کیجاتی ہے وہ غیر معمولی ہے - یا بعض اسباب کے موجود ہو جانے پر ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے دنیا کی زرعی تاریخ کے جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ آبادی و زراعت کی ترقی ہمیشہ جنگلات کی کمی کا باعث ہوتی رہی ہے یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں ایک کے بڑھنے پر دوسرے کا گھٹنا لازمی امر ہے پس جبتک تہذیب کا دور دورہ رہے جنگل اور درخت دن بدن زیادہ کم ہوتے چلے جائینگے اور کوئی تدبیر اس کمی کو نہیں روک سکیگی - دنیا میں ایسا کئی دفعہ ہو چکا ہے کہ کل ملک کا ملک ایسا آباد اور بارونق ہو گیا کہ درخت نہایت نادر الوجود ہو گئے اور نہایت قیمتی شے بنگئے اور بجز ان محدود سے چند محفوظ چراگاہوں کے جو بادشاہ وقت کے سیر و شکار کے لئے بڑے تقید سے محفوظ و قائم رکھی گئیں - اور کہیں ملک بھر میں جنگل کا نام نہ رہگیا اور ایندھن چھوڑ عمارات کے لئے بھی لکڑی کا ملنا محال ہو گیا جسپر عمارتوں کو ایسی طرز پر بنانا پڑا - کہ اسمیں لکڑی حتی الوسع کم خرچ ہو - اسکے بعد پھر ایک ایسا دور آیا کہ صدیوں تک ملک ویران و غیر آباد رہا - اور اس عرصہ میں قدرت نے پھر نئے دور تمدن کے لئے طبعی پیداوار و نکا وافر ذخیرہ خود بخود فراہم کر دیا - جن جنگلوں کی بربادی پر صاحب ممدوح افسوس کرتے ہیں - وہ کسی انسان کے لگائے ہوئے نہ تھے - اور نہ انسان اپنی کسی کوشش سے انکو پھر ویسی رونق دیسکتا ہے جنگل اور تمدن دو متضاد چیزیں ہیں - اگر تمدن کی یہی رفتار رہی جواب ہے تو اسکا لازمی نتیجہ وہی ہوگا جو پہلے کئی مرتبہ ہو چکا ہے - چنانچہ انسانی تدبیر نے ہماری ملک میں بھی ابھی سو لکڑی کا بدل ہم پہنچانیکی کارروائی شروع کر دی ہے - ریلوے لائنوں پر پہلے صرف لکڑی کی سلیپریں ڈالی جاتی تھیں - اب کچھ عرصہ سے کچھ مقدار لوہے کی سلیپروں کی بھی استعمال کیجاتی ہے اسیطرح وہ دن دور نہیں کہ گھروں میں یورپ و امریکہ کیطرح پتھر کا کوئلہ یا مٹی کا تیل جلایا کریگے درختوں کی مقدار پر بارش کے منحصر ہونیکا مسئلہ بھی ابھی تک متنازعہ فیہ ہے - یہ مانا جا چکا ہے کہ اس ملک میں بارش کا دار و مدار مقامی بواعث کی بجائے زیادہ تر موسمی ہواؤں کی کمزوری یا طاقت پر موقوف ہے مزید برآں تاریخ بھی اس تیوری کی تائید نہیں کرتی ہندوستان اور پنجاب میں ایسے ساٹھ ستر برس پہلے جنگلوں کا رقبہ بہت ہی زیادہ تھا لیکن اسوقت بھی یہ ملک بارش کی بیقاعدگی یا اسکے بارہ کے دوروں سے محفوظ نہیں تھا - اسوقت بھی اکثر دریاؤں اور نہروں کے کنارہ پر درختوں کے گھنے جھنڈ موجود ہیں لیکن موجودہ بیقاعدگی یا اسکے پرانی موجودگی سے کچھ اثر نہیں پڑا -

بایں ہمہ درختوں کی پرورش ملک اور زمینداروں کیلئے کچھ کم مفید نہیں - زمیندار کے پاس اسوقت اور بزمانہ آئندہ جسقدر زیادہ درخت ہونگے اسیقدر وہ لکڑی کی عام اور روز افزوں گرانی سے زیادہ فائدہ اٹھانیکے قابل ہوگا - اسیطرح جبتک انسانی کوششوں سے لکڑی کے قدرتی ذخیروں کی کمی کی کچھ نہ کچھ تلافی ہوتی رہیگی تب تک ملک کو اپنی خانگی ضروریات کے لئے بھی بالکل ہی معدنی ایندھن کا محتاج نہ ہونا پڑیگا - اور مزید برآں اسکی طبعی خوبصورتی بھی ایک حد تک قائم رہیگی - درختوں کی کمی زمیندارہ کے کاموں میں بھی بہت ہانی ثابت ہوگی - بلکہ ہو رہی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ان سب ضرورتوں کے لئے محض اپنی کوششوں سے زمیندار کافی درخت پیدا اور پرورش نہیں کر سکتے - سب سے بڑا مانع انکی طبعی سہل انگاری اور لاپروائی ہے - اکثر جگہ زمین ایسی خشک یا ناموافق ہے کہ وہاں درختوں کے جھنڈ تیار کر سکنے کی استطاعت خاصے متمول زمیندار بھی نہیں رکھتے - صاحب ممدوح نے ایبٹ آباد کے متصل دو جھنڈوں کا ذکر کیا ہے اور انکو بطور نظیر و ترغیب پیش کیا ہے - لیکن اگر وہ انکی تیاری کے خرچ کو بھی دریافت فرما لیتے تو زمینداروں کو بہت کچھ معذور سمجھتے - بہرحال زمیندار اگر توجہ کریں تو کم از کم مفصلات کے قدرتی منظر کی دلفریبی کو قائم رکھنے اور اپنی ضروریات کے لئے بآسانی درخت تیار کر سکتے ہیں - چاہی اور نہری علاقوں میں کھیتوں کی مینڈوں اور پانی کی نالیوں کے کناروں پر درختوں کی قطاریں کسی زاید خرچ یا محنت کے بغیر تیار ہو سکتی ہیں اکثر زمیندار اس آسانی سے باوجود علم اسکے فائدہ اٹھانیکی کوشش نہیں کرتے کہ درخت کے سایہ میں فصل ناقص ہوتی ہے دوسرے پرندوں کو فصل پر یورشیں کرتے رہنے کے لئے ایک محفوظ کمینگاہ ملجاتی ہے - لیکن پہلا امر ایسا نہیں جسکا تدارک مشکل ہو اور پہلے کے متعلق یہ جواب کافی ہوگا کہ درختوں کے پتے گرتے رہنے سے کل کھیت کی زرخیزی میں جو اضافہ ہوتا رہتا ہے وہ کنارہ کے منصلہ حصہ کی کمی کی بخوبی تلافی کر دیتا ہے پس ایسے علاقہ کے ہر پڑھے لکھے زمیندار پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں اور مزارعوں کو اس جدید ذریعہ آمد سے فائدہ اٹھانیکی ہمیشہ نصیحت کرتا رہے اور اپنے طریق عمل سے اس نصیحت کو زیادہ موثر بنانے میں ساعی رہے - بارانی علاقوں میں بھی بارش کے موسم میں چند قسم کے درخت بآسانی لگائے یا بوئے جا سکتے ہیں اور کاشتکار یا مالک چند برسوں کے بعد ان سے معقول فائدہ اٹھا سکتا ہے - مگر جبتک انکو بار بار دلی ہمدردی کے ساتھ طرف توجہ نہ دلائی جائے کسی معقول نتیجہ کے مترتب ہونیکی بہت کم امید کیجا سکتی ہے اگر پٹواری سے لیکر ضلع کے حاکم اعلیٰ تک صیغہ مال کے تمام افسر اس قسم کے وعظ و نصیحت کو بھی اپنے فرائض منصبی میں داخل سمجھیں تو مستند کردہ صدر شریف الطبع افسر ضلع کی تمنا کے بہت جلد پورا ہو جانیکی قوی امید ہو سکتی ہے -

---

چینی مسئلہ نے یکبارگی نہایت اہم صورت اختیار کر کے محاربہ ٹرانسوال کی طرف سے دنیا کی توجہ کو ہٹا کر تقریباً بالکل اپنی طرف منعطف کر لیا ہے جنوبی افریقہ سے اس ہفتہ نسبتاً بہت ہی کم خبریں موصول ہوئی ہیں لیکن جسقدر آئی ہیں وہ عموماً تشفی بخش ہیں - جنرل ہنٹر نے جنوب مغربی ٹرانسوال میں انگریزی تسلط اچھی طرح قائم کر دیا ہے پریٹوریا اور بلوم فونٹین کے مابین ریل کا سلسلہ بالکل درست ہو گیا ہے - اور اسکے قرب و جوار سے دشمن کی جمعیت متعدد معرکوں کے بعد بادی النظر میں مکمل طور سے منتشر کر دیگئی ہے - جنرل بلر کی پیشقدمی اور جنرل بوتھا کی لڑائی مورخہ ۱۲ جون کے بعد لارڈ رابرٹس کی فوجکے مزید نقل و حرکت کے متعلق کوئی خبر اس ہفتہ نہیں ملی - فری سٹیٹ کے مشرقی حصہ میں بوير بدستور مستعدی سے کام لے رہے ہیں - اور جنرل رنڈل اور انکے رفیق جرنیل ابتک انکی سرکوبی میں کامیاب نہیں ہو سکے +

مغربی افریقہ میں اشانٹی کے علاوہ سیرالیون کے متصل انگریزی علاقہ سنی گمبیا میں بھی نایرہ فساد مشتعل ہو گیا ہے اور چین میں حالت ایسی نازک ہو گئی ہے کہ ہندوستان سے ابتک پانچہزار دیسی فوج کو روانگی کا حکم مل چکا ہے اور بشرط ضرورت اور پندرہ ہزار فوج بھیجنے کا انتظام ہو رہا ہے - اعلیٰ فوجی حکام کی رائے ہے کہ اس گورہ فوجکے علاوہ جو جنوبی افریقہ بھیجی گئی ہے ہندوستان سے بیس ہزار ہندوستانی فوج بلا خطر باہر بھیجی جا سکتی ہے - کیونکہ یہ کمی امپیریل

سروس ٹرپس اور ریزرو فوج کی طلبی سے بآسانی پوری کیجا سکتی ہے - اور مزید براں جسقدر ضرورت ہو آفریدی قبایل اور ملک کی بہادر قوموں سے لئے رنگروٹ بھرتی کئے جاسکتے ہیں چین میں مداخلت تو کی گئی تھی لیکن باغیوں کے ساتھ ہی خود چینی حکومت سے بھی لڑائی شروع ہوگئی ہے - اور اس ہنگامہ نے جو چند فرنچ سپاہیوں کا ایک انگریز افسر سے ہوا تہایہ نیا خطر پیدا کردیا ہے کہ کہیں تصفیہ سے پہلے ہی خود مداخلت کنندہ طاقتوں میں تنازعہ و فساد برپا نہو جائے اس ہنگامہ سے پیشتر صرف یہ اندیشہ ظاہر کیا جاتا تہا کہ شاید بغاوت کے فرو ہونے کے بعد تقسیم شکار کیوقت دول اتحادیہ میں

مراکو کے مسئلہ کی موجودہ صورت نے افریقہ کے شمال مغربی کونہ کیطرف بھی قیام امن کے کوئی اچھے آثار نہیں پیدا کئے ولایتی نامہ نگار لکھتا ہے کہ فرانس کی پیشقدمی خالی از تشویش نہیں لیکن مدبرین و رجال حکومت اس تشویش کو عام طور پر ظاہر نہیں ہونے دیتے - نامہ نگار مذکور کی اس طنزیہ ریمارک کی ٹائمز ایسی نیم سرکاری اخبار کی تحریر سے بھی تصدیق ہوتی ہے اور دوسری تاریخ و معاہدات یہ امر فیصل شدہ ہے کہ نخلستان توات و اگلی سلطنت مراکو کی قلمرو میں داخل ہیں - یہ ایسا مسلمہ امر ہے کہ فرانس کیطرح ٹائمز اس سے انکار کرنیکی ہرگز جرأت نہیں کرسکتا تہا لیکن سلطنت مذکور کی استحقاق کو وہ ایک ایسی دلیل سے بے اثر ثابت کرنیکی کوشش کرتا ہے - جو صریح انکار سے بھی زیادہ معیوب ہے - اسکی تحریر سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ خارجیہ تعلقات کی موجودہ صورت پر لحاظ کرکے وہ یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ انگلشیہ گورنمنٹ فرانس کی جابر سلطنت سے مراکو کی کمزور حکومت کے مقبوضات کو بچانیکی لئے کسیطرح کی مداخلت کرے اور اسلیئے فرنچ اغتصاب کو جائز ظاہر کرنیکے لئے عجیب و غریب تاویلوں سے کام لیتا ہے لیکن اگر گورنمنٹ موصوف نے اس معاملہ میں کچھ بہی چشم پوشی سے کام لیا تو بجائے اسکے کہ فرانس مشکور ہوتا وہ انگریزی اغراض و مصالح کو نقصان پہنچانے پر زیادہ دلیر ہو جائیگا - معمولی کاروبار کے علاوہ جنوبی افریقہ کی محاربہ - مغربی افریقہ کی بغاوت - چین کی مخمصہ اور ہندوستان کی انتظام قحط و طاعون کے زائد تفکرات مضبوط ترین گورنمنٹ کے لئے بھی کافی سے زیادہ ہیں - لیکن اس اتم مصروفیت سے اپنے اعدا کو دنیا کے کسی حصہ میں کوئی خفیف سا بھی فائدہ اپنی اغراض موجودہ یا آیندہ کے برخلاف اٹھانے دینا اعلی تدبر کے ہرگز شایان نہیں ہوگا - نہ اغماض کے مشورہ دینے والے انکو عقلمند دوست سمجھے جائینگے - اگر مراکو میں فرانس کے مقابلہ کی کچھ بھی طاقت ہوتی تو ٹائمز کی تحریر سے یہ نتیجہ نکالنا غالباً بعید از قیاس نہوتا کہ وہ فرانس کی اسلئے حمایت کر رہا ہے کہ وہ انگلستان کیطرف سے بیفکر ہوکر مراکو کے ساتھ گتھ جائے - اور اسطرح کچھ عرصہ کے لئے انگلستان کی برخلاف دنیا کے کسی حصہ میں کوئی عملی کارروائی کرنیکے قابل نہ رہجائے لیکن مراکو کی طاقت ایسی بے بنیاد ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے لئے بھی فرانس کے مقابلہ پر نہیں ٹھیر سکتا - اور ایسی صورت میں فرانس کو کچھ بھی حوصلہ دلانا یا بیفکر ہونے دینا انگریزی مصلحت کے لحاظ سے بھی ہرگز عقلمندی کا فعل نہیں ہوسکتا - مغرب الاقصی میں موجودہ حالت کا قائم رہنا انگلستان کے لئے نہایت ضروری تسلیم ہو چکا ہے - فرنچ اغتصاب پر انگلستان کی خاموشی سے ممکن ہے کہ فرانس کا حوصلہ اور بڑھ جائے اور اسکے مزید غصب کو برداشت نکرکے مراکو برسرپیکار ہو جائے جس سے فرانس کو سلطنت کے مرکز اور ساحلی علاقہ پر حملہ کرنے اور قبضہ کرلینے کے لئے خاصہ بہانہ ملجائیگا - ادہر سپانیہ کے ارادے بھی جنگ امریکہ کیوقت سے کچھ اچھے نہیں بتائے جاتے وہ بربروں سے جبل طارق کے عقب میں اس سے بالکل متصل متعدد قلعے بنوا رہی ہے اور اسطرح یہ نہایت اہم انگریزی مقبوضہ دونوطرف سے دشمنوں کی زد میں آجائیگا جس صورت کو کوئی عقلمند کبھی خوش نہیں سمجھیگا -

انگلستان کی خاموشی سے بڑھکر سلطان المعظم کا سکوت حیرت انگیز ہے یا نا کہ الکام مراکو سے کوئی ملکی تعلق نہیں لیکن یہ بے تعلقی ہمیشہ سے نہیں چلی آئی - اور سب سے بڑی وجہ انکے دخل کی یہ ہے کہ جس علاقہ پر فرانس نے قبضہ کیا ہے اور آگے بڑھتا ہے - اسکے باشندے حلالت مآب کی خلافت کے معترف اور انکو اپنا دینی مقتدا اور محافظ حرمین شریفین جانتے ہیں اور اگر خلیفۃ المومنین ایک آزاد اسلامی علاقہ یا ملک کی کم از کم دوستانہ نگہداشت بھی نہ کرے تو اسکو منصب سے بہت بعید ہوگا - سلطنت ترکی کئی موقعوں پر اپنی مغربی بہن کی مدد کرچکی ہے - اگر سلطان عبدالحمید ایسے دور اندیش اور اسلام کے سچے خادم و محب کے عہد میں بھی یہ پرانا تعلق ایسے نازک وقت پر جیسا کہ اسوقت حادث ہوا از سر نو تازہ نہو تو سخت بدقسمتی کی نشانی ہے -

ٹائمز کے نامہ نگار کی تحریر مع ایڈیٹوریل ریمارک حسب ذیل ہے :- "شہر مراکو ۹ مئی یا قبیلات سے خبر آئی ہے کہ صحرائی قبیلے اس نخلستان کے مشرق میں فرنچ افواج کی مزید پیشقدمی کو روکنے کی نیت سے جمع ہو رہے ہیں - یہ خبر خواہ صحیح ہو - اسے چنداں وقیع نہ سمجھنا چاہیئے - بربر اور عرب قبایل میں صدیوں سے ایسا عناد چلا آتا ہے کہ وہ کبھی زیادہ دیر تک آپس میں متحد نہیں رہ سکتے یہ عناد ایسی مضبوطی سے جڑ پکڑ چکا ہے کہ سلطان مرحوم نے جب طاقتیلات جاکر فریقین میں صلح کرادی - اور سب نے ہمیشہ کے لئے باہمی صلح رہنے کا عہد کیا تو تھوڑی ہی دنوں میں ان سب قبایل کو قرار پر پانی پھر گیا اور خود سلطان کے کیمپ میں ہی قبیلے باہم جنگ پیکار ہوگئی - جیسا کہ ابتک کل دنیا کو معلوم ہو چکا ہے نخلستان اگلی پر فرنچ افواج ایک بندوق سر کئے بغیر قابض ہوئیں - اسوقت علاقہ مذکور کی تمام آبادی از قسم ذکور کو فرنچ عمال نے اسقدر یومیہ اجرت پر مزدوری پر لگا رکھا ہے کہ ان افلاس زدہ لوگوں کے لئے وہ گنج قارون سے کم نہیں - جن لوگوں نے ان نخلستانوں کی سیاحت کرکے وہانکی آبادی کا افلاس دیکھا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اگلی کے باشندوں نے فرانسیسیوں کو کیوں ایسی خوشی سے لبیک کہا ہے اگر فرانسیس روپیہ خرچ کرنے پر تیار ہوں تو اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ خود وہی قبایل جواب انکے مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں سب سے اول انکو خوش آمدید کہیں - مراکشی حکومت تو یا اگلی پر صرف برائے نام رہی ہے اور جب کبھی وہ موثر ہوتی رہی ہے - باشندوں کی شامت آجاتی رہی ہے - گورنمنٹ کی حالت اسوقت بالکل عجیب ہے - کہا جاتا ہے کہ سلطان خود پایہ تخت میں بھی اپنی حکومت کی اظہار کی قابلیت نہیں رکھتا - وزیر اعظم سخت بیمار پڑا ہے - اسکے دونوں بہائی جو دربار شاہی میں اعلی ترین عہدوں پر مامور تھے فوت ہوگئے ہیں اور حکومت کا کاروبار قطعاً معطل پڑا ہے - ہسپانوی سفیر سینور اوجیدا آجکل ایک خاص مشن پر یہاں آیا ہوا ہے سلطان نے اس سے صرف اسوقت ملاقات کی جبکہ تنگ آکر اسنے ٹانجیر واپس چلے جانیکی دھمکی دی - اگلی کا سابق گورنر قاید المنبعی فرنچ پیشقدمی کے متعلق یورپین سفرا سے صلاح و مشورہ کرنیکے لئے ٹانجیر بھیجا گیا تہا - اسنے ابتک کوئی احکام و ہدایات نہیں بھیجی گئیں اور وہ وہاں بیکار بیٹھا ہے - یہ مسلمہ امر ہے کہ فرنچ توات میں داخل ہونیکی معقول وجہ پیش کرسکتے ہیں - وہ ہمیشہ سے سازشوں کا گھر اور قزاقوں کا مخزن رہا ہے - اور فرنچ حکومت کی مسلسل شکایت پر سلطان نے کبھی توجہ نکی تہی - اگلی کے متعلق صورت حال خفیف سی متغایر ہے - لیکن یہ تغیر چنداں اہم نہیں کیونکہ مقام مذکور اس خط سے جو الجیریا اور مراکو کی سرحد پر بحیرہ روم سے ٹھیک جنوب کو کھینچا جائے بہت ہی تھوڑی فاصلہ پر بجانب مغرب واقع ہے - سرحد کی تعیین صرف بحیرہ روم کے قریبی علاقہ میں ہوئی ہے جنوبی اضلاع جو صحرا اور متفرق نخلستانوں پر مشتمل اور سیدی ابو عمامہ ایسے آزاد سرداروں کا مسکن ہیں سالم کے سالم پردۂ خفا میں نہاں ہیں - بالجملہ یا کیطرف مراکو میں فرنچ تجارت کی توسیع میں نخلستان مسلسل تکلیف اور سخت رکاوٹ کا منبع و باعث رہے ہیں پس ان نخلستانوں پر قبضہ کرلینے سے فرانس نے مراکو کی سلامتی پر کوئی حملہ نہیں کیا نہ یہ سلامتی اگر فرانس نے مزید پیشقدمی نہ کی تو کسیطرح معرض خطر میں ہوگی - امید نہیں کہ مغربی حکومت باضابطہ اغراض کے سوا کوئی اور کارروائی کریگی وہ دول کی پاس بیشک اپیل کریگی لیکن اسکا نتیجہ کچھ نہیں ہوگا حکومت مذکور کا عام چلن ایسا نہیں ہے کہ دول یوروپ کو اس سے کچھ ہمدردی ہو پس اگر فرانس مزید پیشقدمی سے محترز رہکر صرف توات اور اگلی کے الحاق پر قانع رہا اور کوئی اور اہم پیشدستی نکی تو یورپین طاقتیں بالغلب وجوہ کچھ مداخلت نہیں کرینگی" ۱۶ مئی کو اسی نامہ نگار نے حسب ذیل تحریر کیا :- "وزیر اعظم کی وفات سے ملک میں کسی قسم کی بدامنی نہیں ہوئی - دیہاتی لوگ اپنی فصلوں کو درو اور جمع کرنے میں مصروف ہیں اور اس واقعہ کو جو مراکو کے اندرونی معاملات کے لئے نہایت اہم ہے انہوں نے بالکل لاپروائی کی نگاہ سے دیکھا ہے - وزیر مرحوم ۱۳ مئی کی سہ پہر کو دفن کیا گیا سلطان جنازہ میں شامل ہوا - دربار کے خالی عہدوں کو اسطرح پر کیا گیا ہے :- وزیر اعظم - سید الحاج مختار - وزیر خارجیہ سید عبدالکریم - وزیر جنگ سید عباس - حاجب سید حسن - اول الذکر مرحوم وزیر کا چچازاد اور آخری اسکا حقیقی بہائی ہے"

خود ٹائمز اسپر بعبارت ذیل ۲۸ مئی کے پرچہ میں ریمارک کرتا ہے :- مراکو کے وزیر اعظم کی وفات سے دنیا کی توجہ کے کچھ حصہ کا جنوبی افریقہ سے ہٹ کر شمالی افریقہ کی طرف منعطف ہو جانا امکان میں داخل ہے - سید احمد بن موسی معمولی قسم کا وزیر نہ تہا - بلکہ اپنی جابرانہ طبیعت و استقلال اور سلطان کی نوعمری کی طفیل جسنے چھ برس ہوئے تخت پر بٹھایا ملک کا ایک طرح سے خود مختار حکمران تہا تخت نشینی کیوقت مولا عبدالعزیز ۱۳ یا ۱۴ برس کا تہا - مرضی یا مجبوری سے اسنے وزیر اعظم کے مقابلہ پر کبھی اپنے اقتدار کا اظہار نہیں کیا - اب اس امتحان کا وقت آگیا ہے کہ آیا شاگردی کا زمانہ ختم ہونے پر تو عمر سلطان اپنے تئیں ایک شورہ پشت و ناراض ملک پر حکومت کرنیکے قابل یا کسی قابل وزیر کے انتخاب کے لئے کافی عقلمند ثابت کرتا ہے یا نہیں - مسلمان فرمانروا رشاذ و نادر مطلق العنانی کی جگہ مستقل قانون قائم کرنے یا رعایا کو دوست و موافق بنانیکا ڈھب سیکھتے ہیں - بنابرین مراکو ایسے ملک کا سلطان عموماً ایک بڑے قبیلہ کے سردار کے مشابہ حیثیت رکھتا ہے - جسقدر زیادہ ممکن ہو فوج ہمراہ لیکر ملک میں دورہ کرتا اور ویرانی و بربادی سے لوگوں کو مطیع بناتا پھرتا ہے مرحوم وزیر اس ابتدائی اور قدیم طریق حکومت میں کامل

استاد تھا۔ اور جنابرین گو اُس سے سب نفرت کرتے تھے مگر ساتھ ہی ڈرتے بھی تھے سب کچھ سلطان کے نام سے ہوتا وان اور جرمانوں وصول کرتا تھا۔ اُنکا بڑا حصہ وہ اپنے پاس رکھ لیتا تھا جس سے اسکے پاس بے انتہا دولت جمع ہوگئی تھی۔ اب غالباً سلطان بذات خود غارتگری کا یہ منصب سنبھال لیگا جسکی وجہ سے اُسے عام نفرت ہیں معقول حصہ لینا پڑیگا۔ اُسکا بھائی مولا رشید چونکہ کبھی سلطان کا وزیر نہیں ہا ملک میں ایسا ہر دلعزیز ہے۔ کہ ایسی ہر دلعزیزی اُن لوگوں کو جو فی الواقع صاحب اختیار ہوں مشکل کبھی حاصل ہو سکتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بہت بڑی جماعت اُسے سلطان بنانا چاہتی ہے۔ اگر یہ افواہ درست ہے تو اُسے اپنی صحت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور غالباً اُسے ابتک معلوم ہو گیا ہوگا کہ تا فیلالت کی آب و ہوا جہاں کہا جاتا ہے کہ ناراض قبایل جمع ہو رہے ہیں اُسے دار الخلافہ کی نسبت زیادہ موافق ہے۔ داس کل لفاظی کا یہ مطلب ہے کہ اگر یہ افواہ صحیح ہے تو اُسے دار الخلافہ سے دور رہنا لازم ہے کہ سلطان اُسے مروا ندے۔ تا فیلالت میں جو قبایل جمع ہوتے ہیں اُنکے اجتماع کی ایک اور وجہ بھی جو متذکرہ صدر سے بالکل مختلف ہے بتائی جاتی ہے۔ اس سے اس تمام مسئلہ کا یورپین اغراض سے گہرا تعلق ہو جاتا ہے۔ فرنچ اخبارات کا بیان ہے کہ مراکو کی جنوب مشرقی سرحد پر جہاد کا وعظ ہو رہا ہے۔ اس سے پیرس میں کسیقدر تشویش کا پھیلنا طبعی امر تھا۔ کیونکہ فرنچ دستے اس نواح میں مراکو سے بجانب جنوب مشرقی اُن قبایل کے علاقہ میں نقل و حرکت کر رہے ہیں جو اپنی مرضی کے مطابق کبھی سلطان کی تابع اور کبھی اس سے برسر مقابلہ ہو جاتے ہیں۔ ہمنے اس علاقہ کو مراکو کی جنوب مشرقی سرحد اسلیئے نہیں لکھا کہ اس نواح میں سرحد کی باضابطہ اور علمی تعیین کا کوئی نام و نشان ہی نہیں جانتا۔ اس تشویش کو مٹانیکے لئے حال میں ۷۶۰ رائفل بردار عین صفرہ کو اور ۶۱۳ سپاہی اگلی کو بھیجے گئے ہیں۔ فرانس بظاہر زیادہ سے زیادہ صرف اسی بات کا دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اُنکو اس علاقہ میں جو الجزائر کی مقبوضات اور سلطان کی سلطنت کے درمیان ہیں امن و نظام قائم کرنیکا استحقاق حاصل ہے۔ اور اس استحقاق کی معقولیت کے ساتھ کوئی مخالفت بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر اس سکیم پر اعتدال و میانہ روی سے عمل کیا گیا۔ تو باغلب وجوہ مقامی مقابلہ و ہنگامہ کے ماسوا فرانس کے لئے کوئی اور مشکلات پیدا نہیں ہونگی۔ مگر اس ملک کا تجربہ کافی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ جو حدود ذہنی طور پر قائم کی گئی ہوں اُنسے تجاوز نہ کرنا کیسا مشکل بلکہ بعض اوقات بالکل ناممکن امر ہے۔ فرانس ایک وسیع مگر ایسے علاقہ پر قبضہ کر رہا ہے جسمیں اُسے مدت دراز تک شورہ پشت اور سخت مذہبی متعصب قبایل سے ہمیشہ برسر پیکار رہنا پڑیگا۔"

لیکن اگر کسی یورپین طاقت یا ٹرکی نے ان قبایل کی امداد کی تو خواہ وہ کیسے بہادر اور متعصب ہوں فرانس کا مقابلہ نا کر سکینگے۔ جب سموری اور رباح ایسے مدبر و باجبر بہادروں کو آخر مغلوب ہونا پڑا۔ تو تقریباً وحشی و بے سر و سامان قبایل اور اُنکی سرداریکیا حقیقت رکھتے ہیں۔ سید احمد مرحوم کا والد سید موسیٰ سلطان حسن اور اُنکے متقدمین کے عہد میں غلامی سے مدارج اعلیٰ پر فائز ہو کر اپنے خاندان کی عظمت ملک میں قائم کر گیا تھا سید احمد نے دول کی باہمی رقابت سے مراکو کی سلامتی کو متیقن کرنیکا بہت عمدگی سے کام لیا۔ مرحوم درد گردہ اور فالج کے عارضہ سے فوت ہوا۔ اُسکی وفات سے پیشتر اُسکے دو بھائیوں کا جو نیز وزیر تھے یکے بعد دیگرے چند دنوں میں مرجانا کسی گہری سازش کا نتیجہ بتایا جاتا ہے۔ چینی مسئلہ کے چھڑ جانے سے مراکو کو سنبھلنے کا عرصہ موقعہ مل گیا ہے لیکن اگر اُس نے اس آخری موقعہ سے بھی فائدہ نہ اُٹھایا تو پھر چین کے بعد اب صرف وہی شکار یورپین طاقتوں کے لئے باقی ہوگا جسکی قطع برید میں باغلب وجوہ کسی زیادہ توقف سے کام نہیں لینگی۔

دمشق حجاز ریلوے کے متعلق جناب حافظ عبدالرحمن صاحب کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ ابتک حکومت کیطرف سے مجوزہ لائن کا کوئی اسٹیمیٹ یا پلین شائع نہیں ہوا۔ نہ شاید ابتک تیار ہی ہوا ہے۔ لائن کا تخمینی طول کسی گذشتہ پرچہ میں کسی ترکی اخبار کی سند پر ۲۳ سو کیلومیٹر (تقریباً ۱۴ سو میل) لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ٹائمز اٹلس میں جس سے زیادہ مستند کوئی اور اٹلس نہیں ہے جو نقشہ عرب کا دیا گیا ہے اُس سے دمشق اور مکہ معظمہ کی درمیانی مسافت بروی پیمانہ تخمیناً ایک ہزار میل اور مکہ معظمہ و صنعا کی بخط مستقیم پانسو میل کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ اس سے قیاس ہوتا ہے کہ ترکی اخبار نے غالباً دمشق سے صنعا تک کی مسافت بتائی ہے۔ دمشق سے مدینہ منورہ تک حجاج کا ایک ہی راستہ ہے۔ جسپر مزربب۔ بلقا۔ الحسا۔ معان العقبہ۔ تبوک۔ مدین صالح۔ ابار الشعم مجلیتین بڑی بڑی مقام ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دمشق سے مدینہ منورہ کو جاتی ہوئی یہ ۱۴۷۰ میل لمبی لائن جو کل ۲۲ گھنٹوں کے سفر میں طے ہوتی ہیں تقسیم کیا جاتا ہے اور مدینہ منورہ سے دمشق کو واپس جاتی ہوئی ۱۴۷۰ میل لمبی لائن جو کل ۲۳۸ گھنٹوں میں طے ہوتی ہیں دمشق سے مزیریب تک تخمیناً چالیس میل لمبی لائن موجود ہے اس سے آگے باغلب وجوہ استہ حجاج کے برابر برابر مدینہ منورہ تک تیار ہوگی۔ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک چار مختلف راستے شرقی۔ فرعی۔ وسطی اور سلطانی جاتی ہیں پہلا ۱۲ دن کا دوسرا دس دن کا تیسرا سات دن کا اور چوتھا ۱۱ دن کا ہے۔ حاجی عموماً فرعی پر سفر کرتے ہیں۔ مکہ معظمہ سے صنعا کو ایک شاہراہ جاتی ہے۔ اخراجات کا بھی تا حال کوئی اندازہ نہیں کیا گیا۔ البتہ ایک عربی اخبار کے نامہ نگار نے دمشق سے مکہ مکرمہ تک ایک کروڑ پونڈ (۱۵ کروڑ روپیہ) کا اندازہ لگایا ہے۔ جو بالبداہت بہت زیادہ ہے۔ سلائن کی نسبت یہ فیصل ہو چکا ہے کہ وہ تنگ پٹڑی اور اکھڑی لائن کی ہوگی۔ تنگ پٹڑی پر صاف و ہموار علاقوں میں عموماً چالیس ہزار روپیہ فی میل سے بالا وسط زیادہ خرچ نہیں پھیلتا۔ گاڑیوں اور انجنوں کی ضروری مقدار اور چھوٹے بڑے پلوں کی مناسب تعداد کا خرچ بھی اس اوسط میں شامل ہے۔ عرب لیبر بالکل ہموار علاقہ میں گذریگی اور مٹی کا کام عموماً سپاہی۔ یا خوشی سے مفت کام دینے والے عرب کرینگے۔ گورنمنٹ کو صرف گاڑیوں اور ریلوں وغیرہ کی تیاری ہی میں معقول روپیہ خرچ کرنا پڑیگا۔ اس بچت کو نظر انداز کر کے اگر اسی اوسط پر حساب پھیلایا جائے تو مکہ معظمہ تک پانچ کروڑ اور صنعا تک ساڑھے سات کروڑ روپیہ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ آمدنی کے اندازہ میں بھی متذکرہ صدر نامہ نگار نے کسیقدر مبالغہ سے کام لیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر سال میں صرف ایک لاکھ مسافر دمشق سے مکہ معظمہ کو جائیں آئیں اور ہر ایک سے دونوں طرف کا کرایہ پندرہ پونڈ بالا وسط لیا جائے۔ تو کل پندرہ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوگی۔ جسمیں سے اگر تیسرا حصہ اخراجات کے برابر سمجھ لیا جائے تو ایک کروڑ پونڈ پر دس لاکھ پونڈ یعنے دس فیصدی خالص بچت ہوگی۔ ایکہزار میل کے سفر کے لئے بالا وسط ایک سو بیس روپیہ کرایہ کا اندازہ بہت زیادہ ہے لیکن اگر ایک لاکھ مسافروں کی تعداد کا اندازہ درست ثابت ہو اور کرایہ نصف سمجھا جائے تو پھر بھی دس فیصدی سالانہ منافع کی شرح متذکرہ صدر ترمیم شدہ اندازہ سرمایہ کے لحاظ سے برابر قائم رہتی ہے۔ نامہ نگار نے تجارتی سامان کے کرایہ کو محسوب نہیں کیا ایک لاکھ کی تعداد اسوقت شاید زیادہ ہو لیکن جب بصرہ تک ریلوے لائن تیار ہو گئی تو اسقدر تو صرف ہندوستان و ایران سے ایشیائی حاجی بصرہ و دمشق کے راستہ سے جایا کرینگے بہرحال مکرر عرض ہے کہ مالی لحاظ سے بھی یہ لائن کچھ کم مفید نہیں ہوگی۔

لیکن جب ترکی گورنمنٹ اس لائن کو سرکاری یا سلطانی سرمایہ سے تیار کرنیکا فیصلہ کر چکی ہے۔ تو یہ تحریک بالکل فضول ہے کہ مسلمان بغرض حصول منفعت اُسکے سرمایہ میں شرکت ہوں۔ شریک تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ یہ کام کسی کمپنی کے سپرد کیا جائے۔ سرکاری طور پر اور سرکاری وسایل متنوعہ کی مدد سے جو لائنیں تیار ہوں اُنمیں ٹیوٹ سرمایہ کو بحیثیت شریک حصہ دار کسیطرح دخل نہیں ملسکتا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص امداد کرنی چاہے تو اسیطرح کر سکتا ہے کہ یا تو اپنا روپیہ مفت گورنمنٹ کو نذر کر دے یا بطور قرض حسنہ ادا کر دے یا معمولی درسی شرائط پر مالی امداد پیش کرے۔ قوم کے افراد کے حصہ دار بننے کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ سلطان المعظم اپنی نگرانی و سرپرستی میں ایک کمپنی قائم کریں اور کچھ حصے ذاتی روپیہ یا سرکاری خزانہ سے خرید کر باقی عام خریداروں کے لئے رہنے دیں اور پھر اس مشترکہ سرمایہ سے سرکاری نگرانی میں (جسطرح ادارہ مخصوصہ کا کاروبار چلتا ہے) لائن تعمیر کرائیں۔ لیکن اس تجویز کی تکمیل کے راستہ میں مسلمانوں کی عام غفلت لاپروائی ایسے معاملات سے کامل اجنبیت محبت زر و مالی بزدلی۔ اور دیگر اسباب مختلفہ سے اسقدر موانعات و مشکلات یقیناً پیش آئیں کہ اُسکی تکمیل و تعمیل کی کوشش کرنی خواہ مخواہ موجودہ تجویز کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکا دینا ہوگا۔

ہمیں حافظ صاحب کی اس توقع و تمنا کے پورا ہونیکی بھی مطلقاً امید نہیں کہ خواہ لاکھ کوشش کیجائے ہندوستان کے چھ کروڑ باشندوں سے تین کروڑ تو کجا تین لاکھ روپیہ بھی بطور امداد جمع ہو سکیگا قیاسی حسابوں اور فرضی اندازوں سے جسقدر کوئی چاہے اپنے دلکو خوش و مسرور کرے۔ لیکن عملاً کام شروع کرنے پر بہت جلد یہ تمام ہوائی قلعے نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ ہاں ملا عبدالقیوم صاحب کی نیک نیتی اور خلوص اپنا کوئی اثر دکھا جائے تو وہ علیحدہ امر ہے۔ المؤید کیطرح ہمعصر ثمرات الفنون بیروت کا بھی وہ نامہ نگار جسکا اندازہ و حساب اوپر درج کیا گیا ہے تحریر کرتا ہے کہ اگر اُس یا اعداد اور فوائد صرف تشویق عامہ اور بالخصوص مسلمانان ہندوستان کو شمولیت پر آمادہ کرنیکے لئے لکھے ہیں کیونکہ کوئی اپنے

مراسلات

تمدن عرب

انیسویں صدی عیسوی میں یورپ کے جن علماء نے عرب اور دنیا کی مختلف اقوام قدیمہ کے تمدن کی نسبت تحقیقات کی ہے۔ منجملہ انکے "تمدن عرب" کا مصنف ڈاکٹر لی بان ہے جو فرانس میں ۱۸۴۱ء میں پیدا ہوا۔ اس فاضل مصنف نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ روئے زمین کی اقوام متمدن کے تمام سر آوردہ قوموں کے تمدنی حالات دریافت کرنے میں صرف کیا ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں تمدن اور ترقی کے اوج پر پہونچی ہوئی تھیں۔ چنانچہ تمدن عرب۔ ہندوستان کے مختلف تمدن۔ سیریا بابل و مصر کے تمدن پر جداگانہ تین کتابیں بہت بسط کے ساتھ لکھی ہیں۔ اور انہیں علمی اور تاریخی تحقیقات کا بورا حق ادا کیا ہے۔ کتاب مندرجہ عنوان فرانسیسی زبان میں آج سے سولہ سال پیشتر کی تصنیف ہے۔ جسکو ڈاکٹر لی بان نے اپنی ہر سہ کتب تمدن میں سب سے پہلے لکھا ہے۔ اور اسکا اردو ترجمہ شمس العلماء سید علی صاحب بلگرامی معتمد تعلیمات ریلوے و معدنیات سرکار نظام کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے جو قریبًا دو سال سے ہندوستان اور بالخصوص مسلمانوں کی بصیرت افزائی کا باعث ہو رہا ہے۔ اس وقت یہ کتاب حسن اتفاق سے راقم کے زیر مطالعہ ہے۔ اسمیں ان تمام مضامین پر ایک خوش اسلوبی کے ساتھ بحث کیگئی ہے جو ملک عرب۔ باقی اسلام اصول اسلامی۔ عربوں کی فتوحات۔ انکے رسم و رواج۔ اخلاق و عادات۔ ملکی نظم و نسق۔ علمی ترقیات و حرفت و صنعت و تجارت کے متعلق ہے۔ اور خاتمہ میں عربوں کی ترقی اور تنزل کے اسباب اور اسلام کی موجودہ حالت پر بہت دلچسپ تقریر کی ہے۔ شام۔ بغداد۔ ایران۔ مصر شمالی افریقہ۔ اندلس اور ہندوستان میں جہاں جہاں اسلامی حکومت پہونچی انکی حالت کا پورا فوٹو اتارا ہے۔ اور موقعہ موقعہ پر ایسی تصویریں ہیں جس سے ان ملکوں کے باشندوں کی اصلی حالت مناظر اور مقامات کی کیفیت۔ مقامی خصوصیات کا انداز عمارتوں کی وضع۔ علمی اور عملی مخترعات کے نمونے معلوم ہوتے ہیں۔ الغرض کتاب مذکور ان تمام تفاصیل کے یکجا جمع ہونے سے اسلامی دنیا کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا ایک ایسا مرقع بنگیا ہے کہ انسان اسکے مطالعہ سے یہ سمجھتا ہے کہ گویا میں ان ممالک کی سیر و سیاحت کر رہا ہوں۔

ان معلومات کے حاصل کرنے میں فاضل مصنف کو جسطرح کامیابی ہوئی اسکو نامور مترجم نے دیباچہ کے صفحہ ۵ میں بیان کیا ہے "مصنف نے تمام ان مشرقی ممالک میں جو یورپ کے قریب ہیں اور نیز اندلس میں سفر کیا ہے اور مسلمانوں کے حالات انکی معاشرت۔ انکی عمارات۔ اور آثار قدیمہ کو بچشم خود دیکھا ہے۔ علاوہ اسکے کل وہ کتابیں جو مسلمانوں کے متعلق یورپ کی زبانوں میں لکھی گئی ہیں یا مشرقی السنہ سے ترجمہ ہوئی ہیں۔ انکو غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اور کل اہم واقعات تاریخی اور معاشرتی کی بابت انہوں نے ایک ہی بے تعصبانہ رائے قائم کی ہے۔ اور نہایت منصفانہ فیصلہ کیا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر موصوف علاوہ مؤرخ ہونے کے علوم طبعیات کی بھی ایک بہت بڑے عالم ہیں۔ انہوں نے واقعات تاریخی کی جانچ علوم طبعیہ کے اصول پر کی ہے اور علل و معلولات پر اس قسم کی پر معنے اور پر مطالب بحثیں لکھی ہیں۔ جو اس وقت تک کسی تاریخ میں نہیں پائی جاتی"

میرے معلومات کے مطابق یہ دوسری کتاب ہے جو مسلمانوں کے تمدن پر فرانسیسی زبان سے۔ اسلامی زبان میں ترجمہ ہوئی ہے۔ پہلی کتاب مصر میں بزبان عربی چھپی ہے۔ جسکو علی پاشا مبارک سابق ناظر تعلیمات (ڈائرکٹر اوف پبلک انسٹرکشن) نے سٹڈیو کی تاریخ سے ترجمہ کرایا تھا۔ میں نے اس کتاب کو اپنے زمانہ سیاحت مصر میں غور سے پڑھا۔ اگرچہ یہ کتاب بمقابلہ تمدن عرب کے مختصر ہے۔ لیکن بہت سے مضامین عالیہ اور تحقیقات فلسفانہ پر مشتمل ہے۔ اسکے اور تمدن عرب کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جس چیز کو ایک شخص تقلیدی نگاہ سے دیکھ رہا ہے اسپر دوسرا شخص تنقید کی عینک سے کسطرح نظر ڈالتا ہے۔ اور یہی کیفیت ان مضامین کی ہے جو صفحہ ۱۰۲ سے شروع ہوئے ہیں۔

یہ کتاب (تمدن عرب) اپنی جامعیت کے لحاظ سے یوں تو پہلی ہی بہت کچھ تعریفوں کی مستحق تھی مگر نامور مترجم نے فٹ نوٹوں کے لکھنے سے اسکو اور بھی دلچسپ اور مکمل بنا دیا ہے۔ یہ فٹ نوٹ تعداد میں دو سو سے کچھ زیادہ ہیں۔ پرانے مصنفوں اور قدیم ملکوں اور قوموں کے جسقدر اسماء اس کتاب میں آئے ہیں یا جو تاریخی امور مجملًا مذکور ہوئے ہیں مترجم نے ان سب کی خوب وضاحت کر دی ہے۔ ترجمہ کی عمدگی اور فٹ نوٹوں کی خوبی اور اصل کتاب کے مطالب کی جانچ پر تال کیواسطے یہ کافی معیار ہے کہ مترجم کو مغربی علوم کی اعلیٰ قابلیت کے باعث بچولر اوف آرٹس (B. A.) کی سند اور مشرقی علوم میں بے نظیر ترقیات کے باعث شمس العلماء کا خطاب حاصل ہے۔ اور اسپر دنیا کی مفصلہ ذیل چودہ زبانوں (اردو۔ فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ پہلوی۔ عبرانی۔ سریانی۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ اطالین۔ یونانی وغیرہ) میں انکو وہ مہارت ہے کہ بڑے بڑے عالم اور باخبر لوگ عالم حیرت میں رہ جاتے ہیں۔ اس علمی کمالات اور زباندانی کی ترقیات کے علاوہ جس چیز نے مترجم کی معلومات کو وسیع اور خیالات کو منور کیا ہے وہ انکی اشیا یورپ شمالی افریقہ کی سیاحت ہے۔

خاتمہ میں مجھے اس سے زیادہ کہنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ نامور مترجم نے جس سلاست کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ویسا ہی بہت خوشخطی اور صفائی کے ساتھ اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر اسکو چھپوایا ہے۔ ۱۴۲ تصویریں اور ۳ نقشے امریکہ کے چھپے ہوئے اسکے ساتھ لگائے ہیں۔ اور ہر کتاب کو بہت خوبصورتی کے ساتھ مجلد کرایا ہے۔

(راقم حافظ عبدالرحمٰن امرتسری)

ریاست بیکانیر

میں بضرورت اپنی قصبہ نوہر علاقہ ریاست بیکانیر میں حال میں گیا تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کو مسجد میں چلا گیا جو ایک مختصر سی مسجد قصبہ کے باہر مغربی و جنوبی گوشہ پر واقع ہے اسکے ساتھ ایک مختصر سا کنواں بھی ہے۔ گو کہ نوہر میں مسلمان بہت کم برائے نام ہیں۔ مگر اس مسجد میں پانچوں وقت نماز جماعت سے باقاعدہ ادا ہوتی ہے۔ جو مقام شکر ہے۔ عند التذکرہ یہ معلوم ہوا۔ کہ مسجد کے متعلق جو مختصر سی زمین ہے اسکا تنازعہ آپڑا ہے۔ اصل در تفصیل سے کچھ کہنا فضول ہے۔ کیونکہ لوگ سمجھیں گے کہ ریاست کی شکایت لکھتا ہے۔ جسے نمعلوم اور کوئی آفت نازل نہو جائے۔ مختصر یہ ہے کہ زمین چلی جاویگی تو مسجد کی حفاظت بالکل نہیں ہوگی اور ہر وقت گندگی کا ڈر رہیگا۔ اور اسکے متعلق کنواں ہے وہ بھی چلا جاویگا اور ذلت رسوائی الگ اٹھانی پڑے گی۔ چونکہ قحط سالی کا زمانہ ہے نوہر کے مسلمانوں میں بالکل گنجائش نہیں کہ چندہ کر کے زمین لے لیویں اور زیادہ قیمت بھی نہیں ہے کل سطح ۱۵۰ روپیہ قریب راج میں داخل کرنے سے زمین ملجاویگی۔ بغیر اسکے نہیں مل سکتی۔ اسلئے ہندوستان کے کل مسلمانوں سے درخواست کیجاتی ہے کہ کار ثواب خیال کر کے خدا کے گھر کی حفاظت کے لئے تھوڑا تھوڑا جسے جو ممکن ہو۔ مدد فرما دینگے تو کام نکلجاویگا۔ ہندوستان میں چھ کروڑ کے قریب مسلمان ہیں۔ اگر ایک ایک کوڑی بھی جمع کر دیں تو بارہ ہزار روپیہ کے

البرامکہ

اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جسمیں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباسی اور اسکے نامور وزیر یحییٰ فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانح عمری لکھی ہے۔ عربی تاریخ۔ ادب اور اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیرو فرد کے اسباب زوال برامکہ و جعفر و عباس و ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کی غلط واقعہ کی تحقیقات۔ اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۰ جزو میں ختم ہوئی ہے۔ کاغذ عمدہ اعلےٰ تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوبصورت بیدار قیمت بیکار

المشتہر۔ منیجر اخبار وکیل امرتسر

بینظیر جیبی حمائل شریف مترجم

یہ حمائل نہایت ہی صحیح۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ جس کی صحت آٹھ مولویوں۔ حافظوں و قاریوں سے کرائی گئی ہے۔ جنکی مواہیر حمائل کے اخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولانا مولوی شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے۔ متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ ہی نہیں۔ مجلد عمدہ غیر مجلد عمدہ

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

قریب ہو جاتا ہے۔ اور یہاں بارہ ہزار کی ضرورت نہیں۔ چھ کروڑ مسلمانوں میں سے سات لاکھ مسلمان بھائی ایک ایک کوڑی دیدیں تو مبلغ ساڑھے ۱۵ روپیہ جمع ہو جاوے۔ جسکی ضرورت ہے۔ یا ۲۸۸۰۰۰- بزرگ ایک ایک انگریزی پائی۔ یا ۹۶۰۰ بزرگ ایک ایک روپیہ۔ یا ۲۴۰۰ بزرگ ایک ایک آنہ یا ۱۵۰- ایک ایک روپیہ۔ بس اللہ اللہ خیر صلا۔

خیال کیا جاوے تو اس حساب سے کچھ مشکل نہیں ہے۔ ہر ایک مسلمان دیسکتا ہے۔ مگر ہائے افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی ہر ایک اپنے ذہن میں یہی خیال کر لیتا ہے۔ کہ ایک میں نہ دونگا تو کیا کمی ہو جاویگی۔ اور بہت لوگ یہی خیال کر کے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ ہر ایک بھائی مسلمان کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ایک ایک کوڑی یا پائی۔ یا پیسہ یا آنہ کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ضرور بھیجنا چاہیئے۔ اور جسے جسقدر ہو سکے بھیجنا شروع کر دیں۔ پھر کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ تو ایک چھوٹا سا کام ہے۔ ایک شخص بھی دیسکتا ہے۔ اور ہر ایک مل کر بڑے بڑے کام انجام کر سکتے ہیں۔

حال میں ایک پارسی ہمت شخص نے دو دفعہ جمع کر کے چھ ہزار قحط فنڈ میں دیدیا۔ جن بزرگوں کو اس بارہ میں بھیجنا ہو۔ وہ بہ پتہ ذیل جسقدر ہو سکے۔ بلا خیال لحاظ حیثیت کے بھیجدیں۔ یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ تھوڑی رقم مری حیثیت سے مطابق نہیں کیا بھیجوں۔

پتہ مقام قصبہ نوہر۔ ریاست بیکانیر براہ سرسہ۔ جناب منشی عید و خانصاحب۔

مبلغ یکروپیہ یا اسے زیادہ جو بزرگ بھیجیں گے انکی رسید انکے پاس بذریعہ خط کے پہونچے گی۔ اور کم بھیجنے والوں کا نام اگر وہ اجازت دیں گے تو اسے اخبار میں جسمیں دیکھکر یہ چندہ بھیجا ہے مشتہر کرایا جاویگا۔ اسلئے عرض ہے کہ جس اخبار میں اشتہار دیکھکر چندہ بھیجیں اسکا نام ضرور تحریر فرمادیا کریں۔ لیکن دیر کا وقت اب نہیں ہے۔ جلدی کرنا چاہیئے۔ دوسرے اسلامی اخبارات سے بھی عرض ہے کہ اس اشتہار کو کار ثواب تصور فرما کر دو دو بار اپنے اخبارات میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں فقط۔ (راقم ایک سیاح)

ممدوٹ یعنی جلال آباد ونواح ہیضہ۔

گذشتہ ماہ سے علاقہ جلال آباد کے مضافات میں مرض ہیضہ کے نمودار ہونے کی خبریں ہو بخر رہی تھیں۔ شروع جون ۱۹۰۶ء سے اس منحوس و نامبارک مرض کو خاص قصبہ جلال آباد میں بھی خیام نصب ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ سرجن و مرزا ولی اللہ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ اپنے مفوضہ کام متعلقہ مرض مذکور کو بڑی سرگردانی و جانفشانی سے حسن طور پر انجام دے رہے ہیں۔ محمد عثمان خانصاحب نائب ناظم و آنریری مجسٹریٹ بتقریب دورہ فیروزپور میں ہیں۔ ۱۳- جون کو ۱۸- کیس اور ۷ اموتیاں وقوع میں آئی۔ بیا بندی اصول سرکلر نمبر ۱۷ مرتبہ ۱۹۰۵ء عمل درآمد کیا گیا ہے۔ حسب ہدایت سرکلر مذکور زیر علاج مریضاں کے لیئے شہر سے باہر کوارنٹین قائم ہوا ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل امور کی جو نظر انداز کیے گئے ہیں۔ اصلاح ضروری ہے۔

(۱) کھلے میدان میں جہاں کسی قسم کا سایہ نہیں موجودہ مریضاں کیلئے سرکیوں کی جھونپڑیاں طیار کیگئی ہیں۔ اُنپر خفیف مقدار سرجو عموماً چھپر ونکی کام آتی ہے تمازت آفتاب کو روکنے کے لیئے ڈالی جانی چاہیئے کیونکہ دوپہر کے وقت سرکیاں گرم ہو جانے سے مریض بلبلا اُٹھتے ہیں۔

(۲) سقہ کا مریضان کوارنٹین کو پانی بہم پہونچانے اور خاکروب کا واسطے دبانے یا جلانے دبانی مادہ دست وقی کے مقرر کیا جانا حفظ صحت انسانی و انسداد روکنے مرض مذکور کے مقدم ہے۔

(۳)- واسطے خدمات لاوارث مریضان وارڈ قلی ہونے چاہیئے۔ نائب ناظم صاحب کا ایسے موقعہ پر دورہ کر کے اپنی ہیڈکوارٹر میں مقیم رہنا لازمی امر تھا۔ امید کہ جملہ نقائص مندرجہ بالا کے دفعیہ کا صاحب موصوف جلد انتظام فرماوینگے۔ (راقم خریدار وکیل از جلال آباد)

نماز جمعہ

ہم فی زمانہ اسلام میں بڑی نا اتفاقی دیکھ رہے ہیں منجملہ ان میں سے ایک موجب نفاق یہ بھی ہے کہ لوگوں کو نماز جمعہ سے دیہات میں روکا جارہا ہے۔ اور اس روکنے میں بڑی تبلیغ اپنی جانتے ہیں۔ کہ اس سے بڑھکر کوئی قابل تبلیغ نہیں۔ یہانتک کہ نہ پڑھنے کے عذاب اپنے ذمہ لیئے جاتے ہیں۔ اپنی خوش اخلاقی سے انکو سمجھایا جاتا ہے۔ گویا یہ کام بہت ہی اہم ہے۔ جسکے مٹانے پر علمائے اکابر تک کمر بستہ ہیں۔ انکو اپنا دوست جتلا کر معلوم کرایا جاتا ہے۔ کہ ہم تمکو رہ ہدایت اور طریقہ واثق بتلاتے ہیں ہمسے بڑھکر تمکو کوئی محب اور ہادی جہان میں نہ ملیگا۔ گویا ہم تمہارے حق میں بمنزلہ کالوحی من السماء ہیں۔

میری سمجھ ناقص میں یہ امر بالکل قابل تبلیغ نہیں۔ کہ ایک صورت اتفاق و اتحاد اہل اسلام میں تھی۔ کہ روز جمعہ کو اکثر لوگ آپسمیں ملتے مصافحہ کرتے اور خوش خلاقی سے آپسمیں میں بیٹھتے۔ ایکدوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا سینکڑوں کے بغض کینے دل سے دور ہو جاتے۔ حسد سینکڑوں میدان دور ہو جاتا۔ بال بچوں کو مثل عید کے خوشی ہوتی۔ نہاتے۔ کپڑے بدلتے۔ گناہ بخشے جاتے۔ بعض لوگ نماز جمعہ ہی پڑھکر خدا کے بندوں میں داخل ہو جاتے۔ بعض جگہوں پر وعظ و تدریس بھی ہوتا۔ غیر قومیں رشک کرتیں۔

اس تمام فیض سے ہماری قوم بے بہرہ ہو گئی۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ امر علماء دین نے کیوں چھیڑا اور کس نتیجہ پر میدان جنگ و جدل میں پاؤں رکھا۔ آجتک اس امر میں علماء سلف میں سے کسی نے اس بات پر نہ زور دیا کہ ظاہر ہیں یہ نا اتفاقی کی صورت ہے اور عوام الناس اکثر خراب ہو جاوینگے۔ بجز غیر قوموں کے تمسخر کے اور کوئی نتیجہ نہیں۔ ہمارے اہل اسلام کا قاعدہ مقررہ ہے۔ کہ جس امر کو پیغمبر صاحب نے تا وفات نہ ترک کیا ہو اور مثل فرائض پنجگانہ کے ادا کیا ہو وہ امر لائق واجب العمل امت کے ہے۔ چنانچہ نماز تہجد وغیرہ کی کیفیت سے بخوبی ثابت ہے کہ اسکا ترک کرنا موجب غیر واجب تھا۔ سو نماز جمعہ کہ جسکی تاکید میں اور ثواب و عقوبت میں طرح طرح کی حدیثیں وارد ہیں۔ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک کرنا ثابت نہیں۔ بلکہ لوگونکا موضع جواتی میں نماز جمعہ پڑھنا اور باجماعت ادا کرنا ثابت ہے۔

ہم کیونکر دیدہ دانستہ اپنی قوم کو سخت وعید پر مجبور کریں۔ مانعین جمعہ اپنے دل میں خیال کریں کہ کیا پیغمبر صاحب نے ایسی ہی تبلیغ کی ہے کہ نماز جمعہ نہ پڑھو۔ اگر ایسا ہے عذاب ہوگا۔ تو ہم پر ہوگا۔ اب اس تبلیغ کو اپنی تبلیغ کے مقابل میں دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو اپنا حال پیغمبر صلعم کے حال کے موافق بناؤ ہم بڑے شوق سے مانعین جمعہ کی خدمت میں دست بستہ بار بار عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی حدیث مرفوعہ صحیحہ گاؤں والوں پر جمعہ نہ واجب ہونے کے باب میں ہو تو پیش کرو۔ اگر کوئی حدیث مرفوعہ صحیحہ نہیں ہے تو کوئی قول مثل حضرت عمرؓ وغیرہ جلیل القدر صحابی کا موجود ہو تو پیش کرو۔ بشرطیکہ بایں مضمون ہو۔ کہ نماز جمعہ گاؤں والوں پر واجب نہیں اگر پڑھینگے تو جائز نہ ہوگا۔ ہم بدل و جان قبول کرینگے ہم بڑی آرزو یہ رکھتے ہیں کہ گاؤں والے ہی خاص ہوں جیسے کہ غلام۔ عورت۔ لڑکا۔ بیمار وغیرہ حدیث سے خاص ہو چکے ہیں۔ تو ہم مثل نور نور روز کے خوشی کرینگے۔ اور ایک دلیل مستحکم سمجھینگے۔ اگر یہ نہیں تو بیفائدہ سرگرمی کرنا ہے۔ اور اس آیت کے مصداق ہونا ہے سورہ شوریٰ کے چوتھے رکوع میں فرمایا اللہ بزرگ نے۔ ام لہم شرکاء

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی

یہ وہ نادر زمانہ ہے جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی۔ اب اردو میں موجود ہے ۶ شہ ہجری سے ۵۷۸ ہجری تک کے حالات سفر میں خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی مورخ نے ایسے نہیں لکھے۔ ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا چھپائی عمدہ۔ تحریر بے نظیر قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ (ت)۔

المشتہر۔ حافظ احمد علی خاں شوق مالک مطبع احمدی ریاست رام پور کوچہ لنگر خانہ

کہانسی کا عمدہ علاج

چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی سے ہزارہا شفایاب ہو کر زندگی سے حظ اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ حلق یا پھیپھڑے کی کوئی شکایت ہو۔ اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوگا۔ برسوں کی مزمنہ کہانسی جسے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا ہو اس دوا سے کافور ہو جائے گی جن مریضوں کو شفا سے مایوسی ہو چکی تھی۔ اور مشہور صحت بخش مقامات کی رہائش سے بھی کوئی افاقہ نہ ہوا تھا۔ انکو اس کے استعمال سے کلی و قطعی فائدہ ہوا ہے۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

وکیل نمبر ۶

شہ[illegible]م من اللذین مالم یاذن بہ اللہ۔ کیا انکے لئے اور شریک ہیں جنہوں نے گالدیں انکے
دین میں باتیں کہ اللہ صاحب نے نہیں فرمائیں۔ اور آیات غیر مزنوعہ کو ہم اسبابیں حجت نہیں سمجھتے۔
اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء ۔ الراقم محمد مستقیم عباسی چیف ڈاکٹر

سرمنٹ مہاراجہ سندھیہ عالیجاہ بہادر والی گوالیار کے دورہ مالوہ کی رپورٹ

اس ہفتہ میں تین نئی تصانیف میری نظر سے ایسی گذری ہیں کہ پہلے کبھی نہ گذری تھیں۔ اول سرمنٹ مہاراجہ صاحب سندھیہ عالیجاہ بہادر دام اقبالہ کے دورۂ پرانت مالوہ کی رپورٹ۔ جو مقام لشکر گوالیار میں یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء کو جے وکاس پریس سے شائع ہوئی۔ یہ تصنیف مہاراجہ سندھیہ بہادر نے خود تصنیف فرمائی ہے اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اسکی نسبت جو میںنے رائے قائم کی ہے وہ خود غرضی خوشامد اور تعصب سے پاک ثابت ہوگی۔ اور اس سے ہندوستانکے والیان ریاست کو عبرت ہوگی۔ اس تصنیف کے پورے حالات میں یہ کبھی شائع کرونگا۔ مختصر یہ ہے کہ مہاراجہ سندھیہ بہادر کا دورہ ۱۹- نومبر ۱۸۹۹ء سے شروع ہوکر ۲۰ فروری ۱۸۹۹ء کو ختم ہوا تھا۔ جسکے کل ۹۵ دن ہوتے ہیں۔ اسی زمانہ میں ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء سے ۱۹- جنوری ۱۸۹۹ء تک بیس دن کلکتہ دہلی وغیرہ کے سفر میں صرف ہوئے تھے۔ یہ دن منہا کرنے سے صرف ۷۵ دن دورے کے باقی رہتے ہیں۔ اس قلیل زمانہ میں ریل کا سفر ۹۷۵ میل اور گاڑی کا سفر ۵۷۷ میل کا ۲۵۵ میل طے کیا گیا۔ اور پرانت مالوہ کی ہر ایک تحصیل صوبات و دیگر محکمہ جات متعلقہ کا ملاحظہ اور ہر افسر کارگذار و ذمہ دار کی کارگذاری کا معاینہ اور اسکے فرائض کے متعلق جملہ قابلیت کا اندازہ کرنے کے بعد اپنی رائے قائم کرکے پوری ہدایات و انتظام کیا گیا۔

دورے کی اول بذریعہ پروگرام اور انتظام متعلقہ دورہ تجویز کرکے اول تمام مقامات میں شائع کیا گیا۔ جسمیں مختلف احکام تھے۔ مگر میں ان دو تین احکام کا اجگلہ نقل کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ (قلم نمبر ۳۲) دورہ کے کیمپ سے زراعت کا جو نقصان ہو وہ زمینداران کو نے الفور دیا جاوے۔ (قلم نمبر ۳۵) رسد جسقدر لیجاوے وہ قیمت دیکر لیجاوے۔ (قلم نمبر ۴۷) بارہ گھنٹہ کے اندر ہر دوکاندار کو جس سے رسد یا ضروری سامان آیا ہے اسکی پوری قیمت ادا کردیجاوے۔ غالباً ہر شخص کو جو فہم و فراست اور انتظام ملک کی کسیقدر قابلیت رکھتا ہے ان تمام سطور کو پڑھکر یہ یقین ہوجائیگا۔ کہ میںنے جو اپنے پہلے مضمون میں یہ ظاہر کیا تھا کہ مہاراجہ سندھیہ بہادر نہایت تیز فہم۔ بیدار مغز منصف اور نہایت جفاکش اور اپنی رعایا کے پورے جان نثار ہیں وہ کسدرجہ حق ہے۔ اس سے ان والیان یکتہائے ہندوستانی کو عبرت ہونی چاہیئے جو شکار۔ عیاشی۔ تھیٹر کے قانون اور جھوٹی سچی گپوں اور نالائق سوسائٹی میں اپنی زندگی صرف کرکے رعایا کی خوشحالی یا بد حالی سے بالکل غافل رہتے ہیں اور نہ انتظام ریاست کی متعلق مطلق توجہ نہیں کرتے یا کہ تعصب و جہالت کے پھندے میں آکر رعایا کو بجائے آرام و آسایش دینے کے رنج و تکلیف و اذیت پہنچاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ انگریزی جو امن کی حامی اور تہذیب کی سرپرست ہے۔ جب ان ذلیل و واہیات باتوں کیطرف توجہ کرکے اپنے طور پر انتظام کرتی ہے۔ یا کونسل مقرر کیجاتی ہے تو اسکو پھر اعتراض کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

دورے کے بعد مہاراجہ سندھیہ بہادر نے اپنی سفر کی رپورٹ تصنیف فرمائی اور سر صوبہ صاحبان صوبہ صاحبان و تحصیلداران کے فرائض متعلقہ امن و آسایش رعایا نہایت بسط سے ظاہر فرمانے کے بعد ہر ایک کی کارگذاری پر رائے بھی قائم کردی ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر کی تاکید افسران کو یہ رہی ہے۔ کہ ہرگز کوئی شخص رشوت نہ لے۔ اور کسی شخص پر کوئی ناجائز زیادتی نہ ہونے پاوے۔ اگر ایسی بات معلوم ہوگی تو سخت باز پرس ہوگی۔ اس دورہ میں جو اس قسم کے لوگ تھے وہ سب سزا و جب دینے کے بعد برخاست کیے گئے نیز امن و آسایش و بہبودی رعایا کا ہر افسر کو سب فرائض سے بڑھکر خیال کرنے کی نہایت تاکید ہے فصل اور بارش اور رعایا کی حالت آبادی زمین و کاشتکاران و زمینداران و کارخانہ جات کی حفاظت و درستی اور صیغہ مال و صیغہ تعلیم کی حالت کی روز بروز ترقی کرنے کی سخت ہدایت کی گئی ہے بعایہ مکانات سرکاری و سڑک وغیرہ و تعمیرات مفیدہ کی درستی اور اسکی عام حالت کی نسبت نہایت تاکیدیں کرانکا پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ ان تمام ضروری امور کی ہز ہائی نس نے خود بھی نہایت کوشش سے تحقیقات فرمائی ہے اور تمام جزوی باتوں کی نسبت بھی اپنی رائے ظاہر فرمانے کے بعد سبکو انکی آئندہ فرائض کے متعلق نہایت تاکید سے احکام صادر فرمائے ہیں۔

مہاراجہ سندھیہ بہادر کی بیدار مغزی اور انصاف پرستی اور چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی کافی توجہ مبذول فرمانیکا اندازہ کرنے کے لئے میں تمثیلاً صرف ایک امر کا تذکرہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ رپورٹ میں مہاراجہ صاحب بہادر ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ میںنے اپنے دورہ کا پروگرام اور انتظام دورہ کے متعلق کل ہدایات پہلے ہی سے شائع کردی تھیں انکی تعمیل پوری طور سے نہیں ہوئی بالا افسران اور ذمہ دار کارکنان کو کافی کوشش سے انپر عملدرامد کرنے کی ضرورت تھی جو حکم کہ قلم نمبر ۴۷ میں درج ہے اسکا منشا یہ تھا۔ کہ زراعتی زمین کیمپ کے واسطے اسوقت لینی چاہیئے تھی جبکہ دوسری زمین نہ ملسکے دوسری زمین موجود ہونے پر زراعت کا نقصان اور اسکی ادائیگی بے محل ہوئی۔

اس حکم کی تعمیل میں یہ ہے کہ ۱۲ گھنٹہ کے اندر دکاندار وغیرہ کا جنسے رسد آئی ہے حساب باق کردیا جاوے سستی رہی۔ مہاراجہ صاحب کا اول ایسے احکام صادر فرمانا کہ انکی ذات خاص کیواسطے رعایا کی ایک کوڑی کا بھی نقصان نہ ہو اور پھر کیقدر سستی پر اسکا اعتراف یہ امر دلالت کرتا ہے انکی اعلےٰ درجہ کی انتظامی قابلیت اور بیدار مغزی انصاف پرستی پر میںنے مہاراجہ صاحب کی دوری دیکھے ہیں اور انگریزوں کے دورے بھی دیکھتا رہا ہوں ان دوروں میں رعایا کی جو حالت ہوتی ہے اور ماتحت ملازمین جو دکانداروں وغیرہ کو صدمہ دیتے ہیں۔ اسکی کیفیت کسی پر چھپی نہیں ہے۔ بگاڑیں۔ مار دھاڑ۔ اور لوٹ کھسوٹ خواہ مخواہ کی ابتری اور ہل چل ایسی پڑتی ہے کہ توبہ بھلی اور پھر بیچاروں کی مدت تک شنوائی نہیں ہوتی۔ اور والیان ملک کو عرضیاں دیکھنی یا شکایتیں سننے کی فرصت نہیں ہوتی۔ چہ جائیکہ بلا عرضی دیئے خود غور کرنے کی قابلیت ہو۔

اپنی تمام قلمرو میں مہاراجہ صاحب بہادر نے نذرانہ وغیرہ اور رشوت ستانی یا پولیس وغیرہ کے جبر و تشدد سیٹھ ساہوکار و نکی رعایا پر ظلم کرنے کی سخت مخالفت فرمائی ہے اور کئی مثالیں قائم کرکے سب کو متنبہ کردیا ہے۔ حکام کو پہلے زمیندار وغیرہ نذر و نچھاور دیا کرتے تھے اب سبکو اسکی سخت ممانعت ہے۔ اس دورے کی رپورٹ ایک مستحکم دستور العمل قرار دیگی ہے۔ یہی سبب ہے کہ گوالیار سٹیٹ کی تمام رعایا جان نثار ہے اور مہاراج کو بفضل خداوند کریم حیرت انگیز ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ دوسری کتاب یہ ہے انگریزی تاریخ قلعہ گوالیار کی دیکھی۔ مجکو گوالیار کے قدیم زمانے کی تاریخ کی نہایت تلاش رہی ہے اور اب تک کسی نے کوئی مستقل تاریخ نہیں لکھی ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر اسکے لئے میٹریل بہم پہونچا رہے ہیں۔ مگر نہایت شکر گذاری کی بات ہے کہ گوالیار کے قلعہ کی قدیم عمارات

معدہ اور پیٹ کی خرابیوں کا بہترین علاج

تیس برس سے دوا فروشی کا کام کرتا ہوں اور اس عرصہ میں تقریباً تمام مشہور مرکب ادویہ کے بیچنے کا مجھے اتفاق ہوا۔ ان سب میں بھی چیمبرلین کی دوائی قوینج۔ ہیضہ و اسہال کے برابر کوئی دوائی معدہ و شکم کی خرابیوں کے لئے مفید و مؤثر نہیں ثابت ہوئی۔ اسی دوائی سے میرے کنبہ کے دو آدمیوں کو مہلک ہیضہ سے شفا ہوئی۔ میںنے اپنے گاہکوں کے پاس اسکی سینکڑوں بوتلیں بیچی ہیں جو سب کے سب اسکی تاثیر عجیبہ کے مداح ہیں۔ میں ان بیماریوں کے لیے ہمیشہ اسی دوائی کی سفارش کرتا ہوں اس سے یقینی و سریع فائدہ ہوتا ہے۔ اور طبیعت کسی طرح بدمزہ نہیں ہوتی۔ راقم او ڈبلیو ویکفیلڈ ساکن کیلیفرنیا۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

پچھلے مئی کے مہینے میں ہمارے پڑوس میں ایک بچہ کو ہیضہ ہوگیا۔ اور ڈاکٹروں نے اسکی صحت بالکل سے صاف جواب دیدیا۔ میں چیمبرلین کی دوائی ہیضہ و قوینج و اسہال کی ایک بوتل ہمسایہ کے مکان پر بھیجی گئی۔ اور اسے بتایا۔ کہ اگر اس دوائی کا استعمال حسب ہدایات مندرجہ کیا گیا۔ تو مجھے کامل یقین ہے کہ لڑکا شفایاب ہوجائیگا۔ دو دن میں لڑکا بالکل چنگا بھلا ہوگیا۔ اور اب وہ نہایت چاق چوبند اور مضبوط ہے۔ میںنے بارہا۔ اس دوائی کے استعمال کی لوگوں کو سفارش کی ہے۔ اور اسے جہاں تک مجھے علم ہے ایک مرتبہ بھی خطا نہیں کی۔

مرتومہ مسس کرٹس بیکر۔ مقام بک والٹر۔ اوہیو۔

کیفیت جلسہ پارہ چنار علاقہ کورم بتقریب تہنیت فتح پریٹوریا دارالخلافہ ٹرانسوال

مکرم بندہ جناب ڈیئر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ جن حالات اور خوبی انتظام جلسہ فتح پریٹوریا کے قلم بند کرنے کے لیے مینے قلم اٹھایا ہے۔ وہ خالی از لطف و دلیل صداقت محبت رعایائے وفادار گورنمنٹ عالیہ جس سے میں ساکنان کورم کو منسوب کرتا ہوں نہونگے۔ اس اظہار وفاداری و دلی جوش مسرت نے جو آنائے جلسہ و قبل از جلسہ اہلکاران عملہ سول کورم و دیگر اہالی کورم نے جنہیں طوریوں کے نام سے موصوف کیا جاتا ہے۔ دکھلائی ہے۔ اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا۔ کہ اگر کوئی ایک متنفس خیر خواہی و صداقت حقیقی کا دم مارےگا۔ تو بس اسقدر اس سے سبقت کرنا اور اپنے تئیں نمک حلال فدائی ثابت کرانا۔ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ میں کامل توقع اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرے ان سیدھے سادے الفاظ کو جو اظہار کیفیت لطف انگیز میں استعمال کئے گئے ہیں۔ غایت دریا دلی سے اپنی اخبار نامی گرامی میں درج جگہ دیکر ایک مجھے نہیں۔ بلکہ جملہ فدایان و خیر خواہان گورنمنٹ عالیہ کو ممنون و مشکور فرما دینگے۔

بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۰۰ء کو جس سے یادگار تاریخ زمانہ میں ایک مبارک دن کہنا بیجا نہ ہوگا اور جو زمانہ مستقبل میں ضرور ایک قابل قدر و پرستش سمجھا جاویگا۔ بذریعہ تار برقی یہہ خبر فرحت اثر کہ بفضل سبحان بیچون ہماری سرکار عظمت مدار نے آخر الامر بامداد ذوالجلال والاکرام و بخوبی اقبال سکندر خود شہر پریٹوریا دارالخلافہ ٹرانسوال پر قبضہ کر ہی لیا۔ {ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ یہ وہی پریٹوریا نگر ہے کہ جسکی عظمت اور مستحکمی قلعجات کی تعریفات اور توصیفات میں جملہ اخبار ہائے دول عظام نے اپنی مبالغہ بیانی کو میدان سخن وری میں اسدرجہ جولانی دی تھی کہ عام لوگونکو اس کا کامل یقین ہوگیا تھا۔ کہ پریٹوریا کا بآسانی فتح کرنا جوئے شیر کا لانا ہے۔ علاوہ بریں جو جو لغویات و لن ترانیاں مسٹر کروگر سے منسوب کرکے مشتہر کیگئیں تھیں کہ اہالی ٹرانسوال جنکی رگونمیں بوئیر ونکا خون بہرا ہوا ہے۔ یوں جانیں لڑاوینگے اور ایسی ایسی جانفشانیاں کرکے دکھلائینگے۔ کہ گاؤ زمین تک کا کلیجہ ہی کانپ اٹھیگا۔ جبتک باشندگان ٹرانسوال کے دم میں دم ہے۔ اور انکی عقل سلیم انکے دماغونمیں بہری ہوئی ہے۔ اس پریٹوریا پر اپنے عیال و اطفال کو بھینٹ دینے سے بھی باز نہ آئیں گے۔ انسے اور بھی یقین ہوگیا تھا۔ کہ بے شک ٹرانسوال کا جلدی فتح ہونا ایک امر محال ہے} اس خبر جوش اثر کے کان آشنا ہونے سے جو کیفیت اور حالت مارے خوشی و مسرت کے اس نواح کے باشندگان اور بالخصوص عملہ کورم کی ہوئی اسکا اندازہ انکی اس عجلت اور بیقراری سے صاف مفہوم ہوسکتا ہے۔ کہ انہون نے مقررہ روز تعطیل کا انتظار الانتظار اشد من الموت سمجھکر اس سے دو روز پیشتر ہی اپنے اظہار خوشی کا سامان فوراً سے پہلے ہی مہیا کرلیا۔ یعنے ۷۔ جون ۱۹۰۰ء کو خبر ہوئی اور آج مورخہ ۹۔ جون ۱۹۰۰ء کو صبر و تحمل سے دست بردار ہو میدان خوشی میں اپنے حوصلے اور امنگین نکالنے کے لئے موجود ہوئے۔ سات بجے صبح سے آٹھ بجے شام تک وہ جلوہ و نظارہ بنا کر دکھلایا۔ کہ کورم کے باشندوں نے کبھی اپنی تمام عمر زیست میں ایسا فرحت بخش سین نہ دیکھا ہوگا۔

جلسہ میں کل تعداد حاضرین مع فوجی نیٹو افسران و دیگر اہلکاران کورم کوئی دو ہزار سے کم نہ تھے۔ اور میں مجمع کثیر کے لئے نشستگاہ ہونگا ایسا عمدہ اور قابل تعریف انتظام تھا۔ کہ کسی ایک کو بھی قلت جگہ کی شکایت نہیں ہوئی اور جو کارروائی اثنائے جلسہ میں ہوتی رہی اسکو ہر ایک فرد بشر نے بلا برداشت کرنے کسی تکلیف کے ملاحظہ کیا۔

صدر انجمن شیخ سراج الدین صاحب نائب حاکم کورم بالاتفاق۔ جو بالخصوص ایک نہایت خوبی کے انسان ہیں اور انسانی ہمدردی و محبت نے تو انکے دلمیں گویا اپنا گھر کیا ہوا ہے۔ نائب صدر انجمن ملک شیر زمان خانصاحب تحصیلدار کورم جو کمال درجہ کے خلیق اور نیک طینت اور صاف دل آدمی ہیں مقرر ہوئے۔ یہ ہر دو صاحبان فی الواقعہ اس صدارت اور مسند نشینی کے لائق تھے۔ سکرٹری شپ کا کام میر سردار حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ درنیکو لرآفس کورم کے متعلق تھا۔ جنہوں نے اپنے حسن انتظام اور تشریف لانیوالے صاحبان کی پیشوائی کرنے میں کمال درجہ کی لیاقت اور ہر دلعزیزی کو ظاہر کیا اور دیگر اپنے فرض منصبی کو جیسا کہ چاہئے تھا صدق دل سے بجا لائے۔ جو جو صاحبان ہمراہ سکرٹری موصوف ڈاکٹر نظام الدین صاحب جائینٹ سکرٹری و سید حامد یار شاہ صاحب انڈر سکرٹری درمنیر خانصاحب منشی کورم جلسہ و غلام سرور خان صاحب ہیڈ ماسٹر سکول امدادی طور اپنی ہمہ تن مصروفیت اور دلی جوش و خروش سے درستی انتظام و خاطرداری مہمانوں میں لگاتار قدم پیشرفت کر رہے تھے مارے جوش و محبت اور وفور الفت ناظرین کی چشم شوق میں دو سالہ کا اثر دکھلا رہا تھا۔ ہر مہمان کی تعظیم و رنجہ فرمائی اور اس محبت آئین جلسہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مفتخر کرنے کے پیشتر ہی یہ صاحبان باعزت و باوقار بادصرصر کی مثال اپنی اگمیلیاں دکھلاتے۔ انکی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر ہاتھوں ہاتھ ہمراہ لے آتے تھے اور جو صاحب افتخار جلسہ جس نشست کے لائق اور قابل ہوتا تھا اس سو دہیں لاکر متمکن کرا دیتے تھے۔ انکی اس بے نظیر کارروائی اور دلی ہمدردی نے حاضرین جلسہ کی محبت بھری نظر و نکو انکا فریفتہ و دلدادہ بنا دیا تھا۔

جملہ صاحبان اور عالی منصبان کی تشریف آوری کے بعد سب سے اول توپین باجہ کورم میشہ نے سریلی سروں اور نغمہ روح افزا سے حاضرین اور اراکین جلسہ کے دلوں کو خوشنود کیا۔ بعد ازاں بینڈ باجہ پلٹن نمبر ۲۔ کی نوبت آئی اور اسنے بھی دلونکے خوش کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نچھوڑا۔ قوت روح یہ دونو باجہ اور مفرح قلب اس فوارہ کا نظارہ جسکا پانی اپنی تمام طاقت سے ایک موزون بلندی تک پہونچکر باران رحمت کا منظر اور کسی سرو قد کا بری ہوئی جوبن کے پیار کو بے حجاب کرکے صاف قدرتی صنعت کو دکھلا رہا تھا۔ ان تینوں رونق دیہ جلسہ و فرحت بخش جان حاضرین نے جلسہ کی کیفیت کو دوبالا کیا بلکہ سہ بالا کر دیا تھا۔ یہ تمام عجائبات اور روح پرور اشیاء کی موجودات ہمارے سکرٹری صاحب موصوف کے حسن انتظام و لیاقت کی ایک بدیہی ثبوت تھیں۔ غرض جملہ قابل دیدگار سینری کے بعد حاضرین جلسہ کی طرف سے سکرٹری صاحب نے پہلے صدر نشینی کے لئے جناب عالی وقار شیخ سراج الدین نائب حاکم کورم کو تکلیف دی جنہوں نے بڑی دریا دلی سے اس التجا کو درجہ اجابت تک پہونچکر حاضرین کو ممنون اور تائید کرنے والوں کو مشکور فرمایا۔ ایسے ہی ملک شیر زمان خانصاحب تحصیلدار نے بھی منصب نائب صدر انجمن کو منظور فرما کر جملہ حسرت بھری نگاہوں کو سرمۂ وصال سے معمور کیا۔

صاحب صدر انجمن نے جنہیں آئندہ میں پریزیڈنٹ کے لقب سے مخاطب کرینگے۔ سروقد کھڑے ہو کر مختصر الفاظ میں باعث اجتماع حاضرین بالفریب جلسہ کو ظاہر کیا۔ اور بعد ازاں ایک مختصر سا تہنیت نامہ بزبان فارسی جسمیں خدا کے لایزال کا شکریہ بجا لایا گیا تھا۔ حاضرین جلسہ کے گوش گذار کرنے کے لئے سکرٹری صاحب کے حوالہ کیا۔ جنہوں نے نہایت فصاحت و بلاغت سے ایرانی لب و لہجہ میں اس سے حرف بحرف پڑھکر سنایا۔ جب یہ مضمون ختم ہو چکا تو سید دولت یار شاہ صاحب مجاز افسر نے حسب الایما صاحب پریزیڈنٹ موصوف ایک لیکچر بزبان اردو جسمیں علاوہ مضمون مبارکبادی فتح پریٹوریا رعایائے ہند کی صداقت و وفاداری کا بھی پورا پورا نوٹو اتارا ہوا تھا۔ کھڑے ہو کر اپنی خوش الحان آواز میں حاضرین کے پیش کیا چونکہ مضمون کمال درجہ کی پر جوش طبیعت سے لکھا گیا تھا۔ اسنے جملہ اہلیان جلسہ کے دلونپر اس بلا کا اثر ڈالا کہ بعد اختتام مضمون مذکور۔ چند منٹ تک مطلق ایک خاموشی کا عالم چھایا رہا۔ اور کارکنان جلسہ تہنیت وخود محویت میں اپنی منصبی کارروائی کو بھی بھول گئے۔ یہ مضمون خالص سید دولت یار شاہ صاحب کی طبع آزمائی کا نمونہ تھا جو قبول ناظرین ہو کر مقبول درگاہ ایزدی بھی ہو گیا۔ اسکے بعد ہمارے وائس پریزیڈنٹ صاحب کھڑے ہوئے اور شستہ اردو میں ایک پر مضمون و برجستہ تقریر کی خوشی فتح پریٹوریا دارالخلافہ ٹرانسوال کے بارے میں اپنی زبان مبارک سے بغایت فصاحت فرمائی۔ اس موقعہ پر میں اس اظہار تاسف سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ ہمارے معزز وائس پریزیڈنٹ صاحب کو بباعث مصروفیت انتظام شیرینی جو بعد از اختتام جلسہ حاضرین میں تقسیم ہوئی و نگرانی جملہ کارروائی جلسہ اتنی فرصت و مہلت نہ ملی کہ اپنی خداداد طبیعت کی جوہر کسی پر زور مضمون کے پیش کرنے میں ہدیہ ناظرین کر سکتے۔ مگر تاہم جو کچھ انہوں نے سر دست کرکے دکھایا وہ بھی انکی ذہانت اور لیاقت کا کامل ثبوت ہی ہے۔ اسکے بعد مبارکبادی کے تار بھیجنے

(باقی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)

(باقی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

(میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۱۸ جون ۱۹۰۷ء سال نمبر ۱۱)

منشی محمد مصطفےٰ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھانہ ٹوہانہ کی .. .. .. عہ

منشی محمد امین الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس - بڈلاوڑہ .. .. .. عہ

سید ولایت علی صاحب کنٹیبل - اسلام نگر - ضلع بدایوں .. .. .. عہ

قاضی لطافت حسین صاحب سروی انسپکٹر - اسلام نگر - ضلع بدایوں .. .. .. عہ

میزان کل ۲۳ عہ

مئی کے تیسرے ہفتہ میں داغستان سے ۱۲ خاندان جنمیں ساٹھ نفر تھے - قلاص واقع رومانیا سے دو خاندان (دس آدمی) باطوم سے ایک خاندان سات آدمیوں کا اور بخارا سے ایک خاندان چار آدمیوں کا ہجرت کرکے قسطنطنیہ وارد ہوا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مسئلہ آرمینیا کے دوران میں جلالت مآب نے اصلاحات مجوزہ کی ترویج اور تمام سرکاری محکموں کی پڑتال و نگرانی کے لئے بمشورہ دول ایک کمیشن مقرر فرمائی تھی۔ اور مارشل شاکر پاشا مرحوم کو بعہدہ انسپکٹر جنرل سکا پریسیڈنٹ مقرر فرمایا تھا۔ پاشائے مرحوم کے انتقال پر انکا کوئی قائم مقام مقرر نکیا گیا۔ اور اب کمیشن کے باقیماندہ ارکان کو بھی واپس بلایا جاکر کمیشن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ کیونکہ جس کام کے لئے وہ قائم کیگئی تھی وہ طے ہو چکا ہے۔ اور تمام اصلاحات بخوبی جاری ہوگئی ہیں۔ کمیشن اور پاشائے مرحوم کے حالات کتاب ترکوں کی موجودہ ترقیات میں مفصل درج ہیں۔

جلالت مآب نہ صرف اُن دور دراز مشارخ کو جو طرابلس الغرب میں ہے۔ بلکہ جو جزیرہ ہوڈس قیصریہ یوزغاد۔ سینوپ اور انگورہ میں بھی نظر بند تھے خطا معاف کردی ہے۔ اور سکرٹری دربار ہمایون نے ہر مقام کے گورنر کو ہدایت کردی ہے۔ کہ انکو خزانہ سے سفر خرچ دیکر باعزاز و اکرام گھروں کو بھیجدیں اس مرحمت سلطانی کے شکریہ میں ان مشایخ نے اُسیوقت ایک عریضہ بارگاہ سلطانی میں ارسال کیا۔ اور ساتھ ہی ایک خاص فوٹو زبانی اظہار شکر و خلوص عقیدت کے لئے بھیجنے کی اجازت چاہی۔ جو عطا کردیگئی۔ اب کوئی دردنہ شیخ مقید نہیں۔

تیس لاکھ روپیہ مالیت کے پیسے اور آدھیاں مضروب کرنیکا کام ترکی ٹکسال میں شروع ہوگیا ہے۔ انکے لئے لاکسو ساٹھ ٹن تانبا اور ۱½ ٹن چاندی خریدی گیگئی ہے۔

سلطان محمد خان فاتح قسطنطنیہ کی قبر کی مرمت کے لئے بابعالی نے چھ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ صیغہ اوقاف نے جزیرہ قبرس کے قصبہ لارناکا کی جامع مسجد کے لئے جو قالین بھیجے تھے وہ وہاں پہونچگئے ہیں۔ مسلمانوں نے تالب بحر قالین لانے والے کا استقبال کیا۔ قبرس کے اوقاف اور سلطانی املاک سے انگریزی حکومت کو کچھ تعلق نہیں نہ مذہبی معاملات قضا میں اُسو دست اندازی کا کچھ حق حاصل ہے۔

ترکی حکومت نے صیغہ توپخانہ کے چند اعلےٰ افسر مع جنرل رضا پاشا جو محاربہ یونان میں اعلےٰ افسر توپخانہ تھے۔ استعراض کے لئے جرمنی بھیجے ہیں۔ کہ جرمن فوج میں عمدہ ترین قسم کی توپ منتخب کرنے کے لئے جو تجربے ہونے والے ہیں۔ اُنکو معائنہ کریں۔ اور کہ انکی رپورٹ موصول ہونے پر اگر بابعالی منتخب شدہ توپ کی خریداری منظور کرے تو۔ اُنکو خرید کرنے الفور براہ راست کل سلطانی جیوش میں بھیجدیں۔ جرمن گورنمنٹ فرانس کی تقلید کرکے اپنے تمام میدانی توپخانہ میں جلد چلنے والی توپ داخل کرنا چاہتی ہے۔ اور اسکے متعلق یہ تجربے ہو رہے ہیں کہ آیا کس قسم کی توپ پسند کیجائے۔ اگر جرمنی نے تبدیلی کا فیصلہ کیا تو ٹرکی کی بھی ضرور اسکی پیروی کریگی۔

افسوس سید احمد بن موسےٰ وزیر اعظم مراکو جو چھ برس سے گویا شاہی کر رہا تھا۔ اور اسکے تدبیر و سیاست سے سلطنت کی بہتری و ترقی کی بڑی امیدیں تھیں۔ بقول ٹائمز طویل بیماری کے بعد بتاریخ ۱۳ مئی مراکش میں فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ وزیر مرحوم کی قومی خدمات کی مفصل تشریح تاریخ مراکو میں کردیگئی ہے۔ ایک انگریزی اخبار راوی ہے کہ مراکش حکومت نے اپنے آہن پوش جہازات الحسانی اور سیدی الترکی پر کئی ہزار فوج بندر مزغان سے اوس مراکش فوج کی کمک کو بھیجی ہے جو فرنچ مقبوضات کی حدود پر مقیم ہے۔ پیرس کے کالج کا عربی پروفیسر مولیہ راس تین مہینے مراکو کی سیاحت کرکے پچھلے مہینہ الجزائر واپس گیا۔ بظاہر تو وہ فاس کی مذہبی یونیورسٹی کے طریق تعلیم وغیرہ کو دیکھنے گیا۔ لیکن درصل اسکی سیاحت پولیٹیکل اغراض سے خالی نہ تھی وہ کئی دن قبائل ریف کا بھی مہمان رہا۔

سوملاڑا کے علاقہ آچین کیطرف ڈچ فوج کے ایک مقابلہ میں جو دو اچینی سردار و نسے ہوا۔ دو سپاہی قتل اور ۲۴ زخمی ہوئے۔

روس و ٹرکی - ٹائمز کا بیان ہے کہ زبانی گفتگو کے بعد جو ۱۹ مئی کو ہوئی روسی سفیر نے بتاریخ ۲۱ مئی بابعالی کو ایک نہایت اہم اور باسبنے تحریری مراسلہ بھیجا۔ اوسمیں شکایت کیگئی ہے کہ آرمینیا میں ان مظالم کیوجہ سے جو بعض اصلاح میں کئے جا رہے ہیں۔ اور ارمنی باشندی اونسے مجبور ہوکر روس کو ہجرت کر گئے ہیں۔ حالت سخت قابل رحم ہو رہی ہے۔ اسکے بعد سابقہ اطلاعوں کی طرف جو روسی سفیر نے بابعالی کو دی تھیں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور خاتمہ پر بابعالی کو اطلاع دیگئی ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ اصرار کرتا ہے کہ ایسے ارمنوں کو جو تاجر یا پیشہ ور ہیں اور مسئلہ بغاوت آرمینیا کے بعد روس کو بھاگ گئے تھے۔ واپس آنیکی اجازت دیجائے۔ ان ارمنوں کی تعداد دو ہزار اندازہ کیگئی ہے۔

خدیو مصر ۲۱ جون کو انگلستان پہونچینگے اور دس دن وہاں قیام کرینگے۔ وہ ۲۰ جون کو اسکندریہ سے آسٹریا کے بندر ٹریسٹ کو روانہ ہوئے۔ وہ اب دوسری مرتبہ انگلستان جاتے ہیں پہلی مرتبہ جب گئے تھے اُسوقت انکی عمر ۱۲ برس کی تھی۔ اُسوقت بھی انکا چھوٹا بھائی ساتھ تھا۔ مگر اب وہ بیمار ہوجانیکی وجہ سے ساتھ نہیں جا سکتا۔ شیخ محمد عبدہ بھی خدیو کی درخواست پر ساتھ گئے تھے۔ ۲۱ کو وہ شاہی کشتی پر ساحل انگلستان پر پہنچینگے مگر سخت بیمار ہوجانیکی وجہ سے یورپ صاحب تقریر نہ کرسکے۔ شیخ محمد عبدہ بھی ساتھ ہیں۔ انگلستان کے تقریر نہیں ہوسکتی۔ شیخ محمد عبدہ بھی ساتھ ہیں۔ انگلستان کے تقریر نہیں ہوسکتی۔ شیخ محمد عبدہ بھی ساتھ ہیں۔

خرطوم کے قریب دریا نیل وسط مئی میں چڑھنا شروع ہوگیا تھا۔ اگر یہ چڑھاؤ عارضی نہ ہوا تو کہیں جولائی یا اگست میں جاکر قاہرہ تک پہونچیگا۔

اٹلی کے ایک مہندس نے ایک پرزہ ایجاد کیا ہے جسکے لگانے سے میگزین رائفل فی سیکنڈ ۱۰ فائر کرسکتی ہے۔ اور بندوق کو جب تک کارتوس ختم نہ ہولیں کندھے سے ہٹانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ گھوڑے کی لبلبی کو بار بار چھونے کی۔ لیکن اگر سپاہی چاہے تو سارے کارتوس ختم ہونے سے پہلے اس پرزہ کو کام کرنے سے روک سکتا ہے۔

مسلمانوں کی کاروباری مستعدی اور کارروائی کی ایک حیرت انگیز مثال ہمیں حال میں معلوم ہوئی ہے۔ دفتر وکیل میں اسکے ایک قدیم عنایت فرما کیطرف سے جو خود بھی صاحب اخبار ہیں۔ کلکتہ سے ایک لفافہ ۱۵ - جون ۱۹۰۷ء کو وصول ہوا۔ جو کلکتہ سے ۱۳ - جون ۱۹۰۷ء کو روانہ ہوا۔ مگر جب لفافہ کھولکر خط کو دیکھا گیا تو ۱۷ - مارچ ۱۸۹۶ء کی تاریخ ثبت تھی۔ اور مضمون خط سے اس امر کی تصدیق ہو رہی تھی کہ خط مذکور واقعی اوسی تاریخ کو لکھا گیا تھا۔ جو اُسپر درج ہے۔ کسی غلطی یا سہو سے ایسا نہیں ہوا۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ تقریباً ڈیڑھ سال ہوا منشی عزیز احمد صاحب گلاسگوی نے ناظرین کو اپنے دلی تعلق و ارتباط کے اظہار کے لئے چند نادار مسلمان ممالک غیر کی خدمت میں کچھ روپیہ چندہ جمع کرکے بھیجنے کی صلاح دی تھی۔ خط مذکور اسی مشورہ کے متعلق ہے۔ اُسمیں تحریر ہے۔ کہ جب وکیل میں منشی صاحب کی یہ تجویز پڑھی گئی۔ اُسوقت دو چار دوست اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فوراً کچھ کچھ آنے اس فنڈ کے لئے نکال کر رکھدیئے۔ اُنکی میزان ۲ عہ ہوتی ہے۔ اور اسقدر مالیت کے ٹکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ مگر خط کے ساتھ کوئی ٹکٹ وصول نہیں ہوا۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں

تار کی خبریں

لندن ۱۳-جون لارڈ رابرٹس تار دیتے ہیں۔ کہ انکا سلسلہ آمد و رفت توقع سے پہلے پر قائم ہو گیا ہے۔ یہ پیغام رزیڈنسی پرٹیوریا سے آج صبح کے آٹھ بجے بھیجا گیا۔ "پرٹوریا اور جوہانسبرگ میں بالکل امن ہے۔ اور باشندے قیام امن پر بہت مشکور ہیں۔ جنرل بوتھا کے پاس پڑی ٹوریا کی تسلیم کے بعد تھوڑی سی جمعیت تھی۔ مگر حال میں وہ بہت بڑھ گئی۔ اور شہر سے اسکے قریب ہونے کی وجہ سے بویر لوگ میں پرچونسی برابر قائم تھی۔ اور وہ ہتھیار رکھنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ مزید برآں فراہمی رسد میں بھی اس سے ہرج واقع ہوتا تھا۔ بنا بریں اسپر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ وہ ایسی جگہ مقیم تھا۔ جسپر سامنے سے حملہ نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ بھی یہ جانتا تھا اور اسی لئے اُسنے فوج کا زیادہ حصہ اپنے بازوؤں پر رکھا۔ ۱۱-کی صبح کو لارڈ رابرٹس نے اُسپر حملہ کیا۔ جسکا زیادہ دباؤ جناحین پر تھا۔ دشمن نے بڑی دلاوری سے مزاحمت کی۔ لیکن ۳ بجے کے تین بجے غنیم کے میمنہ پر ہماری دو پلٹنیں ایسے موقعہ پر قابض ہو گئیں جو کل مقام کی کلید تھا۔ اُسوقت میں لڑائی کو جاری چھوڑ کر لارڈ میتھوان کی خبر لینے کو میدان سے چلا آیا۔ اور جب یہ سنا۔ کہ میرے عقب میں آمد و رفت کا راستہ منقطع کر دیا گیا ہے تو مینے لارڈ کچنر کو جتقدر فوج کی گنجایش ہو سکتی تھی۔ دیکر ورینی گنگ (واقع برسرحد) کو بھیجدیا۔ کہ جنوب رویہ بڑھکر لارڈ میتھوان کو جو ہلبرون کے قریب لڑ رہا ہے۔ اپنے ساتھ ملائے۔ ادھر مینے لارڈ میتھوان کو حکم بھیجا۔ کہ وہ حتی الوسع جلد بڑھکر ریلوے لائن سے دشمن کو منتشر کرے۔ اور پھر مسمار شدہ حصہ کی مرمت کر دی۔" اس پیغام سے لندن میں تمام دور ہو گئے ہیں۔ گلیڈ سٹون کی بیوی مر گئی ہے۔ ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جنرل ہنٹر نے شاندار مستعدی و تیز رفتاری سے کام لیکر مغربی ٹرانسوال سے فری سٹیٹ جاکر کرونسٹاڈ کے شمال میں ایک عظیم بویر لشکر کو شکست دی ہے۔ رائیٹر میسروسے ۱۲-کو خبر دیتا ہے کہ بویر لشکر نلکبرگ کے قریب ایک وسیع پوزیشن پر قابض ہیں۔ لیکن جسر نالان رنڈل۔ میتھوان اور برابانٹ پچاس توپوں سے لشکر مذکور کو چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے ۱۲-کو خبر دی کہ جنرل میتھوان نے بتاریخ ۱۱ جون بویر کمانڈر ڈی وٹ کو دریا رہوسٹر پر کامل زک دیکر اسکے لشکر کو بالکل منتشر کر دیا۔ لارڈ کچنر ۱۱ جون کی شام کو بمقام ریڈ فورٹ میتھوان کو جا ملا۔ اور یہ دونو جرنیل ۱۲-کو کرونسٹاڈ کیطرف روانہ ہو گئے۔ لارڈ رابرٹس اپنے مراسلہ کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جنوبی افریقہ کی انگریزی فوجی سلاستی کیطرف سے گورنمنٹ کوئی اندیشہ نکرے غنیم کو صرف جزوی سی کامیابی ہوئی ہے۔ جسکا جلد تدارک کر لیا جائیگا۔ اور ریلوے کی مرمت پر بھی زیادہ وقت نہ خرچ نہیں ہوگا پرٹوریا سے رہوسٹر تک لائن کی حفاظت کے لئے کافی فوج موجود ہے۔ باقی حصہ کی حفاظت کا لارڈ میتھوان جون جون آگے بڑھیگا انتظام کرتا آئیگا۔ جنرل ہنٹر ۱۲-کو پاچفسٹروم پہونچ جائیگا۔ اور وہانسے جوہانسبرگ مینے جنرل بکر سے نامہ و پیام کیا ہے۔ اسکی فوج کی پیشقدمی کا بھی عنقریب دشمن پر نمایاں اثر پڑیگا۔ مجھے امید ہے کہ ان معرکوں میں ہمارا زیادہ نقصان نہ ہوا ہوگا۔ چینی بحران فیقدرہ کے باڈیگارڈ کے چند سپاہیوں نے جاپانی سفیر کے نائب کو بڑی بیرحمی سے قتل کر دیا ہے۔ ٹینٹسن پیکن ریلوے کی مرمت کراتے وقت سولہ انگریزی بھری سپاہیوں کا لانگ فانگ کے قریب دو ہزار باکسروں سے مقابلہ ہوا جسمیں ۲۵ باکسر ہلاک ہوئے۔ اسکے بعد جب انگریزی دستہ کو کمک پہونچگئی تو پھر باکسر نو کدم بھاگ گئے۔ انگریزی دستہ میں کوئی زخمی یا قتل نہ ہوا جاپانی سفیر چینی گورنمنٹ پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ کہ وہ صوبجات حجا کیانگ۔ نوکین اور کانگسی میں جاپانی دائرہ اقتدار کی موجودگی تسلیم کرے۔ ابتک پیکن کیطرف جسقدر اجنبی فوج روانہ ہوئی ہے۔ اسکی کل جمعیت بہ تفصیل ذیل ۲۰۴۴ آدمیوں کی ہے۔ انگریزی سپاہ ۹۱۵۔ جرمن ۳۵۰۔ روسی ۳۰۰۔ فرنچ ۱۵۸۔ باقیماندہ جاپانی امریکن۔ اطالیئن اور آسٹرین ہے۔ جاپان نے اور جنگی جہاز جنپر غالباً بھی فوج بھی ہے۔ ٹاکو بھیجے ہیں۔ بغاوت اشانٹی۔ دمپاسی کی شکست کے بعد اب مقام پراہسو شمال میں دوسرے انگریزی دستہ زیر کمان کرنیل کارٹر کو بھی سخت شکست ملنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اشانٹی راستہ میں محفوظ مورچوں میں مقیم ہیں۔ نیز بارش سے بھی پیشقدمی میں بہت توقف پڑ رہا ہے۔ کیپ کے تین ڈچ وزراء کے مستعفی ہونے کی خبر قبل از وقت ہے۔ مہاراجہ گائیکوار بروڈہ مع عیال لندن پہونچگئے ہیں۔

۱۴-جون لارڈ رابرٹس خبر دیتے ہیں کہ لارڈ میتھوان کی فوج سے صرف ایک قتل ۱۸ زخمی ہوئے۔ چہارم ڈربی شائر رجمنٹ کے ۳۶ قتل۔ ۱۰۴ زخمی اور باقی اسیر ہوئے۔ زخمی لارڈ میتھوان کو پھر لگئے۔ چینی بحران۔ چھ سو فوج ہانگ کانگ سے ٹینٹسن کو روانہ ہوئی۔ بغاوت اشانٹی۔ گورنر نے ۴۔ جون کو خبر دی کہ کوماسی کے محصورین ابنصف راشن پر بسر کر رہے ہیں۔ اور گولی بارود صرف بچاؤ کے لئے ہے۔ اور دشمن بہ تعداد کثیر برسلہ پکار رہے۔ ایک انگریز میجر فوت ہو چکا ہے اور ایک اور میجر اور دو دیگر افسر زخمی ہوئے ہیں۔ جنرل بلرلینگ نکمیں مقیم ہے۔ بویر ٹنل کا کچھ حصہ گرا گئے ہیں۔ ۱۴-کو جنرل ممدوح نے خبر دی کہ قصبہ وضلع واکر سٹروم نے باضابطہ اطاعت تسلیم کی۔ لارڈ رابرٹس نے پرٹیوریا سے ۱۳ کو اطلاع دی کہ جنرل بوتھا سے ۱۲-جون کو بھی سارا دن لڑائی ہوتی رہی۔ اور دشمن بڑی پامردی سے لڑا۔ مگر رات کے وقت اپنی پوزیشن کو جو نہایت مضبوط تھی خالی کر کے شمال کو ہٹ گیا۔ لارڈ رابرٹس کو توقع ہے کہ ہمارا نقصان زیادہ نہ ہوا۔ لارڈ میتھوان دریا رہوسٹر کے کنارہ مقیم ریلوے لائن کی مرمت کرا رہا ہے۔ جنرل بلر کی فوج سے ۱۰ و ۱۱-کو ۲۶ قتل اور ۱۲۶ زخمی ہوئے۔ فری سٹیٹ کا سابق پریسیڈنٹ مسٹر سٹین مقام ربیت زار میں ہے۔ کیپ کے وزیر اعظم مسٹر شرینر نے استعفا داخل کیا۔ جو منظور ہو گیا ہے۔ سر الفرڈ نے سر گارڈن سپرگ کو نئی وزارت قائم کرنے کے لیے لکھا ہے۔ چینی بحران۔ چینی پیکن سے باہر مورچے تیار کر رہے ہیں۔ اور ان مورچوں پر انگریزی و امریکن سفارت کی شست باندھکر توپیں نصب کر رہی ہیں اجنبی فوجیں اسوقت مقام لانگ فانگ میں ہیں جو پیکن اور ٹینٹسن کے درمیان ہے۔ وہ ۱۷-جون سے پہلے پیکن نہیں پہونچینگی۔ دس ہزار چینی فوج انکی مزاحمت کے لئے راستہ میں مقیم ہے۔ دو ہزار روسی فوج تین ہیں اور گھوڑے لیکر ٹاکو میں خشکی پر اتری ہے۔ جاپان نے بھی ایک رجمنٹ بھیجی ہے۔ مسٹر براڈرک نائب وزیر خارجیہ نے دارالعوام میں کہا۔ کہ چین کے متعلق دول میں کامل اتفاق ہے۔ گورنمنٹ نے وادی ینگسی میں انگریزی فوج بھیجنے کا بندوبست کر لیا ہے۔ باکسروں نے لانگ فانگ اور ٹینٹسن کے درمیان دو ریلوے پل مسمار کر دیئے ہیں۔ جس سے اجنبی فوج کا ساحل سے تعلق منقطع ہو گیا ہے۔ چند فرنچ بحری سپاہیوں نے ایک انگریز انسپکٹر کو سنگین سے زخمی کرنیکا اقدام کیا۔ وہ ایک انجن پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ انسپکٹر نے مزاحمت کی۔ اس سے فرانسیسی برافروختہ ہو گئے۔ اس واقعہ کی خبر پہونچنے پر کل انگریزی فوج تیار ہو گئی۔ لیکن انگریزی بحری افسروں اور امریکن و دیگر قونصلوں کی مداخلت پر معاملہ نے طول نہ پکڑا۔

لندن ۱۵ جون۔ جنوبی افریقہ سے وہ گورہ فوج جو ہندوستان سے بھیجی گئی ہیں۔ ستمبر سے پہلے واپس آنی شروع نہیں ہوگی۔ کیونکہ ماہ مذکور سے پیشتر میدان جنگ کی فوج میں کوئی بڑی کمی نہیں کیجا سکتی۔ لارڈ رابرٹس نے ابھی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ وہ فتح کی تکمیل پر قیام امن کے لیے ٹرانسوال اور فری سٹیٹ میں کسقدر فوج رکھنا چاہتے ہیں۔ لارڈ رابرٹس ۱۴-جون کو پری ٹوریا سے خبر دیتے ہیں کہ جنرل ہنٹر نے بلا مزاحمت قصبہ کلرکس ڈلپ پر (جو جوہانسبرگ کے جنوب میں سرحد کے قریب واقع ہے۔ وکیل) قبضہ کر لیا ہے۔ باشندوں نے بیشمار اسلحہ حوالہ کئے۔ جو بویر ریلوے کی مرمت میں مزاحم ہو رہے تھے۔ لارڈ کچنر نے انکو بتاریخ ۱۴ جون منتشر کر دیا۔ ہمارے دو انجنیر افسر اور ۹ سپاہی زخمی ہوئے۔ لارڈ رابرٹس ۱۵-جون کو ۱۲-کے معرکہ کے حالات یہ لکھتے ہیں۔ بویروں کو اپنے بازوؤں کی حفاظت کا اسقدر خیال تھا۔ کہ قلب کی حفاظت کو تقریباً نظر انداز کر دیا۔ جسپر جنرل ہملٹن نے حملہ کر کے موقعہ مذکور کو بڑی دلاوری سے فتح کر لیا۔ ہمارا نقصان ایک سو سے نیچے رہا۔ ہماری سوار کل تک دشمن کے تعاقب میں تھے۔ جنرل ہملٹن کا کندھا گولی سے زخمی ہو گیا ہے۔ مگر ناکارہ

نہیں ہوا۔ جنرل بیڈن پاول ۱۲۔ کو مقام رستن برگ سے تیس میل بجانب جنوب ہے اطلاعیں ہیں۔ کہ اکیسو باغی گرفتار کئے ہیں۔ وہ آٹھ سو سپاہ لیکر میفکنگ سے ٹرانسوال میں داخل ہوئے اور اب علاقہ مفتوحہ میں امن قائم اور اسلحہ ضبط کر رہے ہیں۔ چھ سو بویروں نے اطاعت تسلیم کی اور

چینی بحران ٹینٹسن میں فرنچ سپاہیوں کو انگریزی سپاہ کی روانگی میں خاص سہولتیں بہم پہونچا رہے ہیں۔ اس سے رشک کہا کر وہ برافروختہ ہوگئے۔ کنیڈا کے پارلیمنٹ میں وہاں کے وزیر اعظم نے چینی قلیوں کی درآمد کو روکنے کا مسودہ پیش کر دیا ہے۔ تدبیر یہ کیگئی ہے کہ جزیہ کو دوگنا کر دیا جائے۔ جاپانی لوگوں کی نسبت کہا۔ کہ انکے لئے پابندیاں تجویز کرنا شاہی وجوہات سے مناسب نہیں تاہم اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن بٹھائی جائیگی۔

لندن ۱۶۔ جون۔ لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے خبر دیتے ہیں کہ بیڈن پاول نے رستن برگ پر قبضہ کر لیا اور مقام ہیڈ لبرگ پر عنقریب قابض ہوا چاہتا ہے۔ اس سے فری سٹیٹ ٹرانسوال سے بالکل علیحدہ ہو جائے گی۔ جنرل مذکور کو ایک ہزار رائفلیں مل چکی ہیں اور اس نواح میں امن قائم ہو رہا ہے۔ جنرل ممدوح صیغۂ سٹاف میں لفٹنٹ جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔ بویروں نے دریا زینڈ کے قریب ریلوے کی مرمت کرنیوالی سفر مینا فوج پر حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دیئے گئے۔ ہمارا ایک میجر ہلاک ہوا۔ کل نقصان خفیف سا ہوا۔ ۱۲ کے معرکہ بوتھا میں گارڈ فوج کے دو قتل اور ۲۰ زخمی ہوئے۔ جنرل فرنچ کے سواروں میں سے صرف ایک ہلاک ہوا۔ بمقام روڈیوال بویر جنرل ڈی وٹ نے جس استادی سے ہماری ملیشیا پلٹن کو گرفتار کیا اسکی بڑی تعریف ہو رہی ہے۔ افواہ ہے کہ مسٹر کروگر ڈلیگوا جانا چاہتا ہے۔ لیکن بویر نہیں جانے دیتے۔ وہ اطاعت بھی تسلیم کرنا چاہتا ہے لیکن مسٹر سٹین نہیں مانتا۔ کلکرس ڈارپ میں کرونجی کا بھتیجا کمانڈر تھا۔ جونہی اُسے پریٹوریا کی تسلیم کی خبر ملی اُسنے شہر جنرل ہنٹر کے حوالہ کر دیا۔ کیپ کولونی کے ڈچ لوگوں نے بمقام پارل کانگرس کی ہے۔ اُسکے پریسیڈنٹ نے کہا یہ بہتان ہے کہ ہم سازش کر رہے ہیں۔ ہم گورنمنٹ اعلیحضرت کے صادق وفادار ہیں۔

چینی بحران۔ شاہ کوریا نے جاپان سے معافی مانگی ہے۔ اور قیصر جاپان نے اپنے سابق وزیر اعظم ایٹو سے مشورہ کرنے کے بعد معافی منظور کر لی ہے۔ (معافی اس امر کے متعلق نہیں۔ کہ کوریا نے ریکو بندر سام فو۔ کیوں دیا۔ بلکہ اُن دو کومیونکے قتل کے متعلق ہے۔ جو کوریا کی ملکہ کے قتل کے شبہ میں ماخوذ تھے۔ ملکہ کے قتل میں جاپان کی بھی سازش بتائی جاتی تھی۔ وکیل)۔

جاپان سے خبر آئی ہے کہ پیکن میں نائب جاپانی سفیر کے قتل سے جاپانی سخت برافروختہ ہو رہے ہیں اور جاپانی اخبارات گورنمنٹ کو معاوضہ لینے کی تاکید کر رہے ہیں۔ آٹھ جاپانی جنگی جہاز ٹاکو بھیجدیئے گئے ہیں۔ (ٹاکو خلیج پچلی کے ساحل اور دریا پیہو کے دہانہ پر ایک بندر ہے۔ اس سے تخمیناً تیس میل کے فاصلہ پر بجانب مغرب اندر کیطرف ٹینٹسن اور اسی میل کے فاصلہ پر پیکن ہے۔ یہ دونو شہر بھی دریا پیہو پر آباد ہیں۔ وکیل) کثیر التعداد چینی افواج پیکن کو جا رہی ہیں اور سوقت ٹاکو اور ٹینٹسن کے نصف راہ پر ہیں۔ شنگہائی اور ٹینٹسن کے درمیان سلسلہ تار منقطع ہو گیا ہے۔ شنگہائی کی خبر ہے کہ دس ہزار چینی فوج پیکن کے قریب کمکی دستوں کے مقابل مقیم تھی۔ وہ باغیوں سے جا ملی ہے۔ چینی گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر باغیوں نے یورپین افواج کا مقابلہ کیا تو وہ ذمہ دار نہیں ہوگی۔ ہانگ کانگ سے ایک انگریزی جہاز سر ہیرا حکام دیکر شمال کو بھیجا گیا ہے۔ خبر ہے کہ مغربی دیا یعنے علاقہ کانٹن میں بھی فساد کا مواد جمع ہو رہا ہے۔ اور پانچ ہزار باغی مقام کوی ہسین میں جمع ہو چکے ہیں۔ اس ہفتہ کل سفراء نے بالاشتراک چینی حکومت کو دوسرا نوٹس دیا کہ پیکن کے دروازے کھولدیئے جائیں۔ ورنہ یورپین کمکی دستے جبراً داخل ہونگے۔ حکومت نے کچھ جواب نہیں دیا۔ انگریزی سفیر نے سب سے آخر جو مراسلہ بھیجا۔ اسمیں درج تھا۔ کہ اگر چینیوں نے زیادہ تعداد میں حملہ کیا تو سفارتیں مقابلہ کر سکینگی۔ مگر عام خیال ہے کہ سفراء کے پاس چینی فوج کے مقابلہ کے لئے کافی جمعیت نہیں ہے۔ پیکن کے قریب دو جرنلوں کے ماتحت ۲۵ ہزار فوج ہے۔ اور دس ہزار فوج جنرل گوان کے زیر کمان شنگہائی سے چلی آ رہی ہے۔ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ پیکن کے اندر اور باہر جسقدر سفارت خانے تھے وہ سب منہدم کر دیئے گئے ہیں اور جرمن سفیر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ باکسر (باغی) علانیہ ٹینٹسن میں فوجی مشق و قواعد کر رہے ہیں اور تمام گرجے اور اجنبیوں کے مکانات جلا دیئے گئے ہیں۔ دول کی افواج نصف راہ میں مقیم ہے۔ اسکے پاس رسد کم ہو گئی ہے۔ اور تار کا سلسلہ کاٹ دیا گیا ہے۔ بنابریں وہ حرکت سے معذور ہے۔ قیاس ہے کہ ریل کی مرمت ایک ہفتہ میں ہو سکیگی۔ ایک محافظ ٹرین جسپر برقی روشنی کا سامان ہے ایک انگریزی جماعت سوار ہے۔ ٹاکو ٹینٹسن کے درمیان لائن کی حفاظت کے لئے گشت کرتی رہتی ہے۔ ٹاکو میں ۱۵ سو روسی فوج۔ چھ قلعہ شکن توپیں لیکر پہونچ گئی ہے۔ اس قرب وجوار میں روسی فوج، ہزار ہے انگریزی ایڈمرل سیمور کے پاس ۱۲ سو فوج ہے۔ فرنچ فوج کے پاس بھی ایک قلعہ شکن توپ ہے۔ ان توپوں سے ٹاکو کے قلعوں پر گولہ باری کرنیکا ارادہ ہے۔ ہانگ کانگ سے آج چھ سو دیسی اور چار سو گورہ فوج شمال کو روانہ ہوئی ہے۔ خبر ہے کہ پیکن کے قریب ایک لاکھ چینی فوج موجود ہے۔ اسکے دروازے بڑی مضبوطی سے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور اُنپر توپیں چڑھائی گئی ہیں۔ **مغربی افریقہ** کے مقام باتھرسٹ سے خبر آئی ہے کہ قبیلہ مانڈین گو نے دریا گیمبیا کے جنوبی ساحل پر بمقام سنکانوری دو انگریز کمشنروں اور چھ پولیس کے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے جمیکا کی ملیشیا فوج سے بذریعہ تار درخواست کی ہے کہ وہ اشانٹی کی بغاوت کے فرو کرنے میں مدد دے۔ درخواست بڑی پرجوشی سے منظور کی گئی ہے۔ (منڈین گو قبیلہ کی آبادی کروڑ کے قریب ہے اور عموماً مسلمان ہیں۔ وہ حبشی نسل کے ہیں۔ انکا علاقہ دریا گیمبیا اور سرالیون کے درمیان ہے۔ وکیل)۔

لندن ۱۷۔ جون۔ امریکن ایڈمرل ڈیوی پریسیڈنٹی کی امیدواری سے دست بردار ہو گیا ہے۔ وہ مشرق الاقصیٰ میں اپنے ملک کو مستعدی سے کام کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ انگلستان میں ۱۶ جون کو دو ٹرینوں کے تصادم سے چار مسافر ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ مقتولین میں ایک موزز مہندی پارسی طالع یار خان بھی شامل ہے۔ اور مجروحین میں بمبئی کا ایک متمول پارسی۔

سملہ ۱۶۔ جون۔ اسام کے ضلع گوال پارا میں ۱۸۔ اپریل کو ۵ میل لمبا اور نصف میل چوڑا بگولا اس زور سے گذرا کہ کئی دیہات تباہ ہو گئے۔ اور سینکڑوں جانیں ضائع ہوئیں۔ جنکی لاشیں ۱۱ میل تک اڑتی چلی گئیں۔ کئی شخصوں کی گردنیں صاف اڑ گئیں اور بعض کے بازو جسم سے الگ ہو گئے۔ بگولے کی حرارت سے گھاس اور درختوں کے پتے جھلس گئے۔ **لندن** ۱۶ جون۔ **سیام** سے تعلق رکھنے والے انگریز سوداگروں نے آج شام ایک جلسہ کیا۔ جسمیں ایک سیامی شہزادہ اور سیامی سفیر بھی شامل ہوئے۔ شاہ سیام کا ولیعہد جو انگلستان میں تعلیم پا رہا ہے بوجہ علالت شامل نہ ہو سکا۔ سر الفرڈ لایل (سابق گورنر ممالک مغربی شمالی) نے سیام کی خوشحالی کا جام تجویز کر کے شاہ سیام کی مساعی جمیلہ کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ تمدن و تہذیب کی اشاعت میں اسطرف انگلستان اور سیام بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں۔ جاپانی سفیر نے بھی سیام کی ترقی کا اعتراف کیا۔

لندن ۱۷۔ جون۔ **محاذ بیڈر انسوال**۔ بویروں نے ۱۴۔ کو مقام فکسبرگ پر حملہ کیا۔ مگر ہمارے توپخانہ نے انکو پسپا کر دیا۔ جنرل رنڈل کی فوج سنی کال سے فکسبرگ تک ایسے استحکام سے مقیم ہے۔ کہ بویر اسکی لائن کو کسی جگہ سے توڑ کر جنوب کیطرف شاید ہی نکل سکیں۔ ۱۱۔ جون کو لارڈ کچنر ہی نے لارڈ میتھوان کے ساتھ ملکر بویر کمانڈر ڈی وٹ کو شکست دی تھی۔ جنرل بلر نٹال کے والنیروں کو رخصت کر رہے ہیں۔ پریسیڈنٹ کروگر نے اپنا ہیڈ کوارٹر مقام نلسپروٹ کے قریب مقام الکمار منتقل کر دیا ہے۔ **بغاوت اشانٹی**۔ کمکی فوج کا کمانڈر میجر ہیلس موسی پہاڑیوں کے معرکہ میں سخت زخمی ہوا۔ وہ پراہ سو کو واپس لایا گیا ہے۔

چینی بحران۔ ۱۳۔ ماہ حال کو باکسروں نے پیکن میں داخل ہو کر کئی مشن خانوں کو منہدم کر دیا،

پر سفارت خانوں پر حملہ کیا۔ مگر میکسم توپوں نے انکے موئھ پھیر دیئے۔ جاپان دیگر دول کو ساتھ ملکر کارروائی کر رہا ہے۔ اسنے ایک ہزار امر فوج چین بھیجی ہے۔ فرنچ قونصل نے ٹینٹسن سے خبر دی ہے کہ وانکی تمام پرٹسٹنٹ مشنین جلادی گئی ہیں۔ جو فرنچ سپاہ ٹانگسو سے روانہ ہوئی ہے وہ ۲۵۔ جون کو۔ اور جو فرانس سے روانہ ہوئی ہے وہ ۳۰۔ جولائی کو ٹاکو پہونچیگی۔ چار فرنچ جنگی جہاز بھی چینی پیرو فرانس کی کمک کو بھیجے گئے ہیں۔ کچھ جاپانی فوج ٹاکو پہونچگئی ہے۔ شمالی حصہ چین میں تار کے تمام سلسلے ہنوز بند ہیں۔ شنگہائی کے قونصل بھی اپنی رعایا کی حفاظت کا انتظام کر رہے ہیں۔ چینی گورنر نے سبکی حفاظت کی ذمہ داری کی ہے۔ فلپائین کے صدر مقام منیلا سے مزید امریکن فوج چین کو گئی ہے۔ پیکن سے ۱۴۔ کو ٹائمز کے نامہ نگار نے خبر دی کہ شب گذشتہ اجنبیوں کے برخلاف سخت بغاوت برپا ہوئی۔ کئی نہایت شاندار عمارتیں جلادی گئیں۔ اور سینکڑوں دیسی عیسائی اور سفارت خانوں کے دیسی ملازم قتل کر دیئے گئے۔ تمام اجنبی باشندے دول کی افواج کی پناہ میں جمع ہیں۔ جاپان نے دو ہزار فوج چین بھیجی ہے۔ بندر چیفو سے (جو دی ہائی وی کے قریب ہے) جرمن قونصل نے تار دیا ہے کہ ایک جاپانی اگن بوٹ کے افسر کا بیان ہے کہ پیکن کی سفارتوں پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

لندن ۱۸۔ جون۔ محاربہ ٹرانسوال۔ لارڈ رابرٹس ۱۶۔ جون کو پریٹوریا سے خبر دیتے ہیں کہ آٹھ سو بوئیروں نے بتاریخ ۱۴۔ جون دریائے زینڈ کے قریب ایک چوکی پر حملہ کیا۔ مگر جنرل ناکس نے کرونسٹڈ سے آکر انکو پسپا کر دیا۔ ہمارا ایک میجر اور دو آدمی قتل اور ایک افسر آٹھ سپاہی زخمی ہوئے۔ ایک انگریز افسر نے لکھا ہے کہ نامہ نگار معمولی و خفیف سے معرکوں کو ہی عموماً خوب بڑھا چڑھا کر لکھتے رہے ہیں پھر ارشاد کرتا ہے کہ بوئیر چھپنے کا ہنر خوب جانتے ہیں۔ بلوم فونٹین کے قریب میلوں دور بین سے ساٹھ ہے جائیل تک نظر دوڑائی۔ ایک بوئیر دکھائی نہ دیا لیکن میدان جنگ پر انکی گولیاں اولوں کیطرح گر رہی تھیں۔

چینی بحران۔ چیفو سے آج انگریزی بحری فوج کے افسر نے تار دیا ہے کہ بقول ایک جاپانی جنگی جہاز کے امیر البحر سر سیمور مع دیگر اجنبی دستوں کے ٹینٹسن واپس آگیا ہے۔ (یعنے لاف ٹانگ سے آگے پیکن کو نہیں گئے وکیل)۔ رائیٹر اسی تاریخ چیفو سے خبر دیتا ہے کہ مشترکہ بیڑوں نے ۱۷۔ کو بندر ٹاکو اور اسکے شمالی قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ گولہ باری شروع ہی ہوئی تھی۔ کہ چینیوں کا ایک میگزین اڑگیا۔ انگریزی جہاز الجیرائن کو نقصان پہونچا اور اسکے دو افسر اور چار آدمی زخمی ہوئے۔ منیلا سے ایک امریکن رجمنٹ ٹینٹسن بھیجی گئی ہے۔ چین کے جنوبی صوبہ یونان میں بھی جو سیام اور برہما سے ملتا ہے۔ اجنبیوں کے برخلاف بغاوت پھوٹ پڑی ہے۔ فرنچ قونصل اور کئی اور یورپین قید کر لئے گئے ہیں۔ اور فرنچ و انگریزی مشنیں جلادی گئیں۔ ٹانگن سے فرنچ افواج کمک کو گئی ہیں۔ جرمن افسر نے چیفو سے خبر دی ہے کہ اجنبی بیڑوں نے ٹاکو کے محافظ کو پہلے الٹی میٹم بھیجا تھا۔ اسکے جواب میں چینیوں نے ۷ اسکی نصف شب کو جہازوں پر گولہ باری شروع کر دی۔ جو سات گھنٹے جاری رہی۔ آخر قلعے دھاوا کر کے فتح کر لئے گئے۔ جرمن جہاز ایلس کے تین قتل اور سات زخمی ہوئے۔ خبر ہے کہ دو انگریزی جہاز چینی گولوں سے غرق ہوئے۔

سیلون کے صیغہ سول سروس کے پچاس سے زیادہ ایسے ملازموں نے جنکی تنخواہ تین ہزار روپیہ سالانہ سے زائد ہے۔ اس مقبوضہ سے باہر (یعنے جنوبی افریقہ) جانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ یہ آمادگی وزیر نوآبادیات کی دریافت پر ظاہر کی گئی ہے۔

لندن ۱۹۔ جون۔ لارڈ رابرٹس ۱۸۔ کو پریٹوریا سے خبر دیتے ہیں کہ جنرل بیڈن پاول وہاں پہونچگئے ہیں

چینی محاربہ۔ ٹائمز کو بتاریخ ۱۸۔ جون شنگہائی سے خبر موصول ہوئی۔ کہ ٹاکو کے قلعوں پر چینی گولہ باری کے جواب میں انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ روسی اور جاپانی جنگی جہاز دنی گولہ باری کی تھی۔ دو قلعے میگزین کے اڑنے سے منہدم ہوئے۔ اور باقی دھاوا کر کے فتح کئے گئے۔ جرمن جنگی جہاز ایلس کا اعلےٰ افسر سخت زخمی ہوا۔ دو انگریزی۔ ایک امریکن اور پانچ چینی جنگی جہاز اسوقت بندر چیفو میں موجود ہیں۔ بقول رائیٹر افواہ ہے کہ دول نے جاپان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ بغاوت کو فرو کرنے کیلئے بیس ہزار فوج بھیجدے۔ عام خیال ہے کہ جاپان اسے منظور کریگا۔ وہ مزید جہاز باربرداری کے لئے تیار کر رہا ہے۔ فرنچ اخبارات زور دے رہے ہیں۔ کہ یونان میں فرنچ قونصل کی گرفتاری سے فرانس کے لئے چین کو زبردست فوج بھیجنا ضروری ہو گیا ہے۔ امریکن پریسیڈنٹ نے فلپائین کے سپہ سالار کو تین رجمنٹیں امریکن فوج نظام کی منیلا سے ٹینٹسن بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اسنے چین میں امریکن فوج کی جمعیت پانچہزار کی ہو جائیگی امریکن ایشیاٹک اسکواڈرن کو بھی ایک اول درجہ کا مصافی جہاز بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انگلشیہ گورنمنٹ نے دو جنگی جہاز۔ جو اسوقت انگلستان کے بندر پورٹسمنڈ میں ہیں۔ چین کو بھیجے ہیں۔ چینی بلوائیوں نے مقام ہانکو میں بھی مشنوں کو جلادیا ہے۔ مسٹر براڈرک نائب وزیر خارجیہ نے پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ اس خبر کی ابتک تصدیق نہیں ہوئی کہ امیر البحر سیمور ٹینٹسن واپس آگیا ہے۔ انگریزی وزیر بحریہ نے علاقہ نیگسی کے بنادر میں مزید بحری فوج بھیجدینے کا انتظام کر لیا ہے۔ دو انگریزی تار بیڈ غرق کرنیوالے جہاز وسط دریا ٹاکو میں اسی قسم کے چار چینی جہاز گرفتار کر لئے ہیں۔ (چین کے پاس اس قسم کے صرف یہی چار جہاز تھے۔ جو سنے پچھلے برس جرمن میں بنوائے تھے وکیل)۔ نواب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کہا۔ کہ جو فوج ہندوستان سے چین کو جائیگی۔ اسکا تمام خرچ خزانہ انگلستان دیگا۔ (ہندوستان سے سردست ایک دیسی پلٹن پیدل کوہاٹ سے۔ ایک بنگلور سے۔ ایک کلکتہ سے۔ ایک راولپنڈی سے اور ایک رجمنٹ سواران لکھنو سے جائیگی۔ مزید براں ایک کمپنی سفر مینا۔ ایک بیٹری توپخانہ اور مختلف جہازیوں سے طبی۔ اور دیگر صیغوں کے دستے علی قدر ضرورت جائینگے۔ اس کل فوج کی جمعیت ۵ ہزار کے قریب ہے۔ انمیں سے ۲ پلٹنیں ہانگ کانگ میں رہینگی۔ اور باقی چینی دارالخلافہ کو۔ یہ کل فوج میگزین رائفل سے مسلح ہوگی۔ کل فوج کلکتہ سے جہاز پر سوار ہوگی۔ جہازوں کا بسرعت انتظام ہو رہا ہے۔ اعلےٰ افسر اور اسکے سٹاف کا انتخاب ہو گیا ہے۔ پائونیر تعجب ظاہر کرتا ہے چینیوں میں ایسی شجاعت کہاں سے آگئی کہ انہوں نے سات گھنٹوں تک دول کے مشترکہ زبردست بیڑہ کی گولہ باری کا مقابلہ کیا۔ پھر لکھتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہینگ لینگ یعنے قومی فوج کا وہ حصہ جو ٹاکو اور ٹینٹسن میں مقیم ہے چین کی بہترین فوج سمجھا جاتا ہے۔ اسکی تربیت و ترکیب و اسلحہ سب جدید طرز کے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ چین کی بہترین فوج بھی فی الامر یورپین افواج کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھ سکتی۔ لارڈ ویر سفورڈ ذاتی معائنہ و مشاہدہ سے بدنتظامی کی ناگفتہ بہ کیفیت بتا چکے ہیں۔ صوبہ ٹینٹسن کی فوج کی جمعیت کاغذ پر ایک لاکھ ہے۔ لیکن واقعی تعداد ۳۵ ہزار سے زیادہ نہیں۔ ہمعصر کے متعجب ہونے کی وجہ اسکی غلط فہمی ہے۔ وہ چینی قوم کو بزدل سمجھتا ہے۔ اور درحقیقت ایسا نہیں۔ جو قوم موت کی پروا نہ کرے اسے ہرگز بزدل نہیں کہہ سکتے۔ انکی کمزوری کا اصل سبب طبعی بزدلی نہیں بلکہ بے سروسامانی اور بدنتظامی (وکیل)

لندن ۲۰ جون۔ چینی بحران۔ لی ہنگ چنگ کو قیصر نے کانٹن سے جہاں وہ پچھلے دنوں گورنر جنرل مقرر کیا گیا تھا پیکین بلایا ہے۔ اور وہ عنقریب روانہ ہونے والا ہے۔ خبر ہے کہ انگریزی علم کل پیکین کے جنوبی دروازہ پر لہرا رہا تھا۔ جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ امیر البحر سیمور اور انکی فوج وہاں پہونچ گئی ہے۔ بغاوت کی تحریک مغربی دریا کے نواح میں بھی پھیل گئی ہے۔ لیکن کانٹن میں ابھی تک امن ہے۔ فرانس نے تین مصافی جہاز۔ ایک پلٹن بحری سپاہ کی اور دو بٹریاں توپخانہ چین کو بھیجا ہے۔ شنگہائی میں چینی ذرائع سے جو معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ خبر پہونچی ہے کہ ۱۷۔ جون تک پیکین میں سفارتیں صحیح سلامت تھیں اور کہ امیر البحر سیمور اور مشترکہ فوج ۱۸۔ کو پیکین پہونچگئی۔

اسلامی ممالک اور عیسائی مشنری۔ لارڈ سالسبری نے انجمن اشاعت انجیل کے سالانہ جلسہ میں تقریر کر کے پادریوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اسلامی ممالک میں نہایت احتیاط سے کاربند ہوا کریں کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سے ایسے فساد و ہنگامہ کا مشتعل ہو جانا امکان میں داخل ہے۔ جسے فرو کرنا شاید بہت مشکل ثابت ہو۔ (ولایت میں چند دنوں سے بعض اخبارات نے پھر مظالم آرمینیا اور ترکوں کے فرضی بیر وستم کا پرانا رونا الاپنا شروع کر دیا تھا۔ عام خیال ہے کہ لارڈ سالسبری نے اس فضول و نقصان رساں تحریک کو مدنظر رکھکر یہ فہمایش کی ہے۔ ممکن ہے کہ اسوقت سوڈان کے مسلمان قبائل بھی انکی ذہن میں ہوں۔ جنمیں عیسایت کی منادی کے لئے عیسائی مشنری جیسا کہ کچھ عرصہ ہوا ٹائمز کی ایک تحریر سے واضح ہو رہا تھا۔ سخت بیقرار ہو رہے ہیں۔ (وکیل)۔ **محاربہ ٹرانسوال۔** فری سٹیٹوں

روزبازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا